قادیانی فتنہ اور علمائے حق

محمد سعید احمد

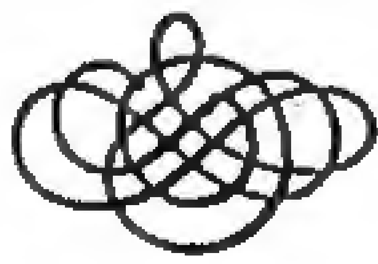
اسلامک فاؤنڈیشن آف نارتھ امریکا، ورجینیا

قادیانی فتنہ

اور

علمائے حق

محمد سعید احمد



اسلامک فاؤنڈیشن آف نارتھ امریکا، ورجینیا

نام کتاب ----- قادیانی فتنہ اور علمائے حق

مرتب ----- محمد سعید احمد نقشبندی

باراول ----- محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / مئی ۱۹۹۸ء

ناشر ----- اسلامک فاؤنڈیشن آف نارتھ امریکا
ورجینیا

ملنے کا پتہ

(۱) مولانا محمد سعید احمد

Markazi Madrasa Tajweed al- Qur'an

Rahman Mosque

112 - Morris Street

Jersey City - 07302 (U.S.A)

(۲) مکتبہ قادریہ' دارالعلوم قادریہ عالیہ' نیک آباد (مراڑیاں) بائی پاس' گجرات

(۳) مکتبہ رضویہ 2/24 سوڈیوال کالونی' ملتان روڈ' لاہور۔ 54500

فون نمبر 042-7414862

انتساب

امیر المومنین امام المجاہدین خلیفہ رسول رب العالمین حضرت سیدنا و مولانا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے انکار کرنے والوں پر سب سے پہلے عملی طور پر جہاد فرمایا

جزاہ اللہ عنا و عن المسلمین خیر الجزا

ختمِ نبوّت ——— احسانِ الٰہی

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم کردما اقوام را
خدمت ساقی گری باماگزاشت
داد مارا آخریں جامے کہ داشت
لانبی بعدی زِ احسان خداست
پردہ ناموس دین مصطفیٰ ست
قوم راہ سرمایہ قوت ازو
حفظ سرِّ وحدت ملت ازو

(اسرار و رموز)

اظہار تشکر

۱۹۸۹ء میں کھاریاں میں مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بارہ روزہ "تربیتی معلوماتی ختم نبوت کورس" میں درج ذیل جلیل القدر محققین اہل سنت و جماعت نے اپنے مقالہ جات کے ذریعہ علمی و تحقیقی انداز سے نوجوانوں کی تربیت فرمائی۔

۱۔ مولانا مفتی غلام سرور قادری' مشیر وفاقی شرعی عدالت' لاہور
۲۔ مولانا مفتی محمد اشرف القادری' شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ عالمیہ نیک آباد' مراڑیاں ضلع گجرات
۳۔ مولانا سید ریاض حسین شاہ' ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی
۴۔ مولانا پیر محمد افضل قادری' مرکزی ناظم اعلی جماعت اہلسنت پاکستان' مراڑیاں ضلع گجرات
۵۔ مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی' مدرس آستانہ مجددیہ' کالا دیو' ضلع جہلم
۶۔ مولانا حافظ محمد حنیف کیلانی' مہتمم دارالعلوم ضیاء القرآن' ڈنگہ ضلع گجرات
۷۔ مولانا محمد جلال الدین قادری' کھاریاں

اس مختصر رسالہ میں چند مقالہ جات پیش کئے جا رہے ہیں۔ بقیہ مقالہ جات آئندہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

ہم ان محققین کرام کے صدق دل سے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنے قیمتی اوقات سے وقت نکال کر نوجوانوں کی ذہنی تربیت فرمائی۔ نیز اپنے مقالہ جات کی اشاعت کی اجازت دی ہے۔

اسلامک فاؤنڈیشن آف نارتھ امریکا (ورجینیا) کے ممتاز عمائدین صد شکریہ کے مستحق ہیں کہ جن کے مالی تعاون سے یہ مقالہ جات اشاعت کی منزل طے کر رہے ہیں۔

(حافظ) محمد سعید احمد

ممالک اسلامیہ میں قادیانیوں کا حشر

۱۹۵۳ء میں مصر نے اپنے ملک میں قادیانیوں کے داخلے پر پابندی عائد کردی اور جماعت احمدیہ کو غیر قانونی قرار دے دیا. کیونکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ قادیانیوں کا تل ابیب (اسرائیل) میں مرکز ہے. جمہوریہ شام نے قادیانیوں کا غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا.

۱۹۶۵ء میں جنوبی افریقہ کی جوڈیشل نے فتویٰ جاری کیا کہ احمدی اور بہائی کافر ہیں. ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں.

۱۹۶۵ء اسلامی مشاورتی کونسل نے تجویز پیش کی کہ مرتد ہونے والے مسلمانوں کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے.

۱۹۶۷ء میں غیر مسلم کی حیثیت سے حرمین شریفین میں داخلے کے جرم میں قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا.

۱۹۷۳ء کے پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف متعین کردی گئی اور یہ دفعہ رکھی گئی کہ صدر پاکستان اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی ہوگا.

۲۶ اپریل ۱۹۷۳ء کو رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس جس میں اسلامی ممالک کے ایک سو سے زائد تنظیموں کے مقتدر نمائندے شریک تھے' قادیانیت کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد متفقہ منظور ہوئی.

۲۹ اپریل ۱۹۷۳ء آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی.

۲۵ مئی ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے اس قرار داد کی توثیق کی. اس طرح آزاد کشمیر اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا.

۲۰ جون ۱۹۷۴ء کو سرحد اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی قرار داد منظور ہوئی.

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا قانون منظور کیا اور قرار دیا کہ قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ دونوں غیر مسلم ہیں.

آئینہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔ خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین سیدنا ومولانا محمد والہ المکرمین وصحبۃ المعظمین وبارکۂ وکرم الی یوم الدین

حضور اکرم سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے آخری نبی و رسول ہونے کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اس کا صریح انکار یا اس کی کوئی تاویل کرنا کفر ہے۔ حضور انور ﷺ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کسی نوعیت کا نبی تسلیم کرنا' خواہ وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی' ظلی و بروزی ہو یا اصلی' اسلام کے عقائد حقہ کے خلاف ہے' کفر ہے۔ ایسے شخص کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں خواہ وہ بزور علم و قوت اسلام کا دعویٰ ہی کیوں نہ کرتا ہو۔

برعظیم پاک و ہند میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا۔ انگریزی دور اقتدار میں اس نے مختلف دعوے کئے۔ پہلے مصلح بنا' پھر مجدد' پھر مہدی موعود پھر مسیح موعود بنا اور آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ علماء کرام نے بروقت اس کے کفری عقائد کی نشاندہی کی اور عامۃ الناس کو اس کے مکروفریب سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ ۱۹۷۴ء میں حکومت پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی متفقہ قرارداد کے لئے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

اس شرعی فیصلہ کو جسے سیاسی زعماء کی حمایت حاصل تھی مرزائیوں نے اسے اپنے خلاف ظلم تصور کیا اور بین الاقوامی طور پر پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ علماء و مشائخ پہلے تو ہمارے ساتھ جو زیادتیاں کیں وہ تو اپنی جگہ تھیں تازہ ظلم حکومت پاکستان نے ہم پر کیا ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہماری عبادات پر پابندی لگادی۔ ہمارے مذہبی اور معاشرتی حقوق سلب کر لئے وغیرہ۔ ان بے بنیاد الزامات کا سہارا لے کر قادیانی مغرب کو اپنا ہمنوا

بنا کر ان سے ہر قسم کا تعاون حاصل کرنے لگے۔ قادیانیوں کے سربراہ نے انگلینڈ میں خود ساختہ پناہ گاہ بنالی ہے۔ اخبارات' رسائل' ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اپنی مظلومیت کی مصنوعی داستانیں سناتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے لئے اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں اور اسلام کے مقدس نام پر قادیانی نظریات کا پرچار کر رہے ہیں۔ یہ صورت حال ایک سادہ لوح مسلمان کے لئے باعث تشویش ہے۔ متعدد مسلمان اداروں' تنظیموں اور علماء و دانشوروں نے اجتماعی اور انفرادی طور پر صحیح صورت حال کو واضح کرنے اور قادیانیوں کی سازشوں اور مکرو فریب کی مکروہ کوششوں سے پردہ چاک کرنے کے لئے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ مسئلہ ختم نبوت اور اس کے انکار کی قادیانی کوششوں کو سمجھنے کے لئے چند جید علماء کرام کے مقالہ جات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مولا کریم راہ حق نصیب کرے اور دشمن اسلام مرزائیوں کے مکرو فریب کو صحیح سمجھ لینے کے بعد ان سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ) محمد سعید احمد نقشبندی
ایم اے (عربی)۔ ایم اے (اسلامیات)
فاضل درس نظامی

استعمار کی ضرورت

ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہنماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے اور پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔ اس وقت اگر ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو (اسلام سے غداری کر کے) حواری نبی ہونے کا دعوے کرے تو اس شخص کو حکومت (برطانیہ) کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔

(THE ARRIVAL OF BRITISH EMRIRE IN INDIA)

ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد

(بعض انگلستانی اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد کی رپورٹ۔ مجریہ 1829ء)

اعتراف غداری

مَیں نے اِس مضمون کی (جہاد کی منسوخی اور انگریزوں کی وفاداری) پچاس ہزار کے قریب کتابیں، رسائل اور اشتہارات چھپوا کر ملک اور دوسرے بلادِ اسلام میں بھجوائے ہیں کہ انگریزی حکومت ہم مسلمانوں کی محسن ہے. ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اللہ کا شکر گزار ہو، دعاگو رہے. مَیں نے یہ دو کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کی ہیں. اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ، بلادِ شام اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اس کی اشاعت کی ہے. نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے. مجھے اس بات پر فخر ہے. برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں اس کی کوئی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا.

ستارہ قیصرہ. ص ۳.

مرزا غلام احمد قادیانی

جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے. کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے.

قادیانیت ایک مستقل مذہب

مرزا بشیرالدین محمود نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔
یہ غلط ہے کے دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔

خطبہ جمعہ مرزا بشیرالدین محمود

اخبار الفضل، مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء

حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین بھیروی) نے اعلان کیا تھا کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔

(اخبار الفضل۔ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۴ء)

اقبال اور قادیانیت

ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے، اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا، علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معالات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے۔ کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگر وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔

ثالثاً اس امر کو سمجھنے کے لیے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟

(حرف اقبال۔ مرتبہ لطیف احمد شروانی)

میں اپنے ذہن میں اس امر کے مطلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔

مکتوب علامہ اقبال

بنام پنڈت جواہر لال نہرو

محررہ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت

کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

(ضرب کلیم)

مقالہ جات

ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیٰطین واعوذبک رب یحضرون

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شفیع الامم قاسم نعم سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وبارک وسلم افضل الاولین والآخرین ہیں سید الخلق ہیں اول الخلائق ہیں اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ ہر قسم کی نبوت اور رسالت آپ پر ختم ہوچکی ہے۔ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد' قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مطلقاً نفی نبوتِ تازہ فرمائی۔ احادیث متواترہ میں اسی کا بیان آیا۔ کہیں شریعت جدیدہ وغیرہ کی تخصیص نہ آئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہرو متبادر وعموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔ اب جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو بدبخت اس دعویٰ کو سچا تسلیم کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے بلکہ جو شخص اس مدعی نبوت کے کفر میں شک کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

اسلام کا یہ عقیدہ قطعی بنیادی اور یقینی ہے۔ ضروریاتِ دین سے ہے۔ قرآن وحدیث' اجماعِ امت کے دلائل اس پر قائم ہیں۔ عقل کا بھی یہی تقاضا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کو سمجھنے کے لئے پہلے قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کریں۔

1- ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شیء علیماً ٥

(الاحزاب: ۴۰)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا نام مبارک لے کر بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہوچکا ہے۔ آپ کے بعد نبی ہونے کو ممکن جاننے والا' دعویٰ نبوت کرنے والا اور اس مدعی نبوت کو سچا جاننے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکذیب کررہا ہے اور وہ مسلمان نہیں۔

خاتم النبین کا جو معنی بیان کیا گیا ہے اس معنی پر اجماع امت کے علاوہ لغت کی شہادت بھی قائم ہے۔ الصحاح کے مصنف علامہ حماد بن اسمٰعیل الجوہری (م۔۳۹۳ھ) اور لسان العرب کے مولف علامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری (م۔۷۱۱ھ) وغیرہ اہل لغت نے یہی معنی بیان فرمائے۔ ان اہل لغت پر تعصب یا ذاتی عقیدہ بیان کرنے کا الزام نہیں لگایا جاسکتا۔ کیونکہ انکار ختم نبوت کے فتنہ سے بہت پہلے یہ حضرات معنی بیان کرچکے ہیں۔

صحاح میں ہے:

ختم الله له بخیر خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے

ختمت القرآن بلغت آخرہ میں نے قرآن مجید آخر تک پڑھ لیا۔

اختتمت الشیء . نقیض افتتحته افتتاح کی نقیض اختتام ہے

الخاتم والخاتم بكسر التاء وفتحها والختام والخاتام كله بمعنى وخاتمة الشيءِ آخرهٗ

یعنی خاتِم، خاتَم، خِتام، خاتام سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو **خاتمة** الشی کہتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لائے۔

لسان العرب میں ہے:۔

ختام الوادی: اقصاہ وختام القوم وخاتمهم وخاتمهم آخرهم: وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔ قوم کے آخری فرد کو ختام، خاتَم اور خاتِم کہا جاتا ہے۔

ومحمد صلی الله تعالی علیه واله وسلم خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوٰہ والسلام: (اسی مناسبت سے) حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔

التہذیب کے حوالہ سے لسان العرب نے یوں لکھا:

والخاتِم والخاتَم من اسماء النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وفی التنزیل العزیز ولکن رسول الله وخاتم النبیین ای آخرهم ومن اسمائه العاقب ایضا ومعناه آخر الانبیاء

خاتِم اور خاتَم حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماءِ گرامی میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں ان کے بارے میں ارشاد ہوا: **ولکن رسول الله وخاتم النبیین** یعنی سب نبیوں سے پچھلا اور حضور کے اسماءِ گرامی میں **العاقب** بھی ہے اس کا معنی بھی آخر الانبیاء ہے۔

علامہ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی (م ۔۷۷۰) کتاب المصباح المنیر فی الشرح الکبیر میں لکھتے ہیں: **ختمتُ القراٰن حفظتُ خاتمته وھی اٰخرہ**

مَیں نے قرآن مجید ختم کرلیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ مَیں نے آخر تک قرآن مجید حفظ کرلیا ہے۔

اہل لغت کی تصریحات سے یہ نتیجہ حاصل ہُوا کہ خاتم کی تاء پر زبر ہو یا زیر یعنی اسے **خاتَم** پڑھاجائے یا **خاتِم** دونوں صورتوں میں اس کا معنی " آخری " ہے۔

اس معنیٰ کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت میں ہے۔

ارشاد ربانی : **وختامه مسک** (سورۃ المطففین)

ای اٰخرہ وعاقبة مسک ' یختم لھم فی اٰخر مشرابھم بریح المسک (ابن جریر طبری)

اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

اہل لغت نے خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا بھی کیا ہے۔ اس مہر یا مہر لگانے والے سے مراد کسی منصب دار یا ڈاک خانہ کی مہر نہیں کہ کسی درخواست پر لگائی یا لفافہ اور کارڈ پر لگائی اور مناسب کاروائی کے لئے آگے بھیج دی۔اس مہر سے مراد وہ مہر ہے جس سے کسی شے کو ختم یا بند کیاجاتا ہے۔

لسان العرب میں ہے:

ختمه یختمه ختما وختاماً طبعه فھو مختوم ومختم شدد للمبالغة

یعنی ختم کا معنی مہر لگانا ہے اور جس پر مہر لگادی جائے اس کو مختوم اور مبالغہ کے طور پر مختّم کہتے ہیں۔

مزید لکھا:

ومعنیٰ ختم وطبع فی اللغة واحد وھو التغطية علی الشیٔ والاستیثاق عن ان لا یدخله شیٔ ' کما قال جل وعلا ام علی قلوب اقفالھا

طبع اور ختم کا لغت میں ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی شے کو اس طرح ڈھانپا اور مضبوطی سے بند کردینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کا داخلہ ممکن نہ رہے۔

زمانہ سلف میں خلفاء ' امراء اور سلاطین اپنے خطوط کو لکھنے کے بعد کسی کاغذ یا کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر سربمہر کردیتے تھے تاکہ مہر کی موجودگی میں اس میں ردّو تبدیل ممکن نہ رہے۔ اگر کوئی تغیر و تبدیل کرنا چاہے گا تو پہلے مہر توڑے گا۔ اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ اس پر احکام سلطانی میں تغیرو تبدیل کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کا سنگین جرم عائد ہوگا۔ اس صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری سے یہ سلسلہ بند ہوگیا۔اب اس پر مہر لگادی گئی ہے تاکہ کوئی کذاب

دجال دعوئ نبوت کر کے سلسلہ انبیاء میں داخل نہ ہو سکے۔ اگر کوئی کذاب وخائن اس زمرہ میں داخلہ کی کوشش کرے گا تو پہلے مہر نبوت کو توڑے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی مہر کو توڑنے کی پاداش میں کذاب' خائن اور دجال بن کر جہنم کی آگ کا ایندھن بنے گا۔
ختم اور طبع کے ایک ہی معنوں کی تائید قرآن مجید کی ان آیات سے ہوتی ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں پر مہر ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ارشاد ربانی ہے۔
ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔ (البقرۃ: ۷)۔
اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹاٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔
کفار ضلالت اور گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے' سننے' سمجھنے سے اس طرح محروم ہوگئے جیسے کسی دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو حق ان کے دل' کان اور آنکھ میں نہیں آسکتا۔
علامہ ابن جریر طبری اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:

ای طبع اللہ علی قلوبھم واسماعھم فلایکون للایمان الیھا مسلک ولا للکفر منھا مخلص کما یطبع ویختم علی الاوعیۃ والظروب
(مختصر تفسیر طبری)

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کردی۔ پس ایمان ان میں داخل نہیں ہوسکتا نہ کفر ان کے دلوں سے نکل سکتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جس طرح برتنوں کا منہ بند کردیا جائے تو ان میں نہ کچھ ڈالا جاسکتا ہے نہ ان میں سے کچھ نکل سکتا ہے۔" اس صورت میں خاتم النبین کا معنی ہوگا کہ حضور اکرم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نبوت کی ایسی مہر ہیں کہ کوئی مدعی نبوت اب زمرہ انبیاء میں نہ داخل ہوسکتا ہے اور نہ اس زمرہ سے نکالا جاسکتا ہے۔
لغوی تحقیق کے بعد اکابر مفسرین کے چند اقوال ملاحظہ ہوں۔ اجلہ علمائے تفسیر کا اس پر اجماع ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم النبین سے مراد آخری اور پچھلا نبی ہے۔
امام المفسرین ابی جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

خاتم النبیین ﷺ الذی ختم اللہ بہ النبوۃ فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ
(مختصر تفسیر طبری)

خاتم النبیین وہ ذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ بند کردیا ہے۔ پس قیامت تک اب کسی کے لئے نہ کھولا جائے گا۔
امام جلیل عماد الدین ابو الفداء اسمٰعیل بن کثیر (م ۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں

فرماتے ہیں۔

(فھذہ الایتہ نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ بالطریق الاولی والاحری) (تفسیر ابن کثیر)

یہ آیت اس بارے میں نص قطعی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جب آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے تو کسی رسول کا آنا بطریق اولیٰ محال ہے۔

امام المحققین قاضی ناصر الدین ابو الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (م ۷۹۱ ھ) آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

آخرھم الذی ختمھم او ختموا بہ علی قراءۃ عاصم بالفتح (تفسیر بیضاوی)

حضور انبیاء میں سب سے آخری ہیں۔ یا حضرت عاصم کی قراءت کے مطابق 'تاء کی فتح کے ساتھ (خاتم) اس معنی ہو گا کہ آپ کے آنے سے باب نبوت ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔

عمدۃ المفسرین امام فخر الدین رازی' امام المحدثین امام محمد بن احمد محلی شافعی' علام محمود آلوسی اور دیگر مفسرین نے اس آیت کا یہی معنی لکھا ہے۔

قرآن مجید کی بہترین تفسیر خود قرآن مجید کی آیات ہیں کہ بعض آیات کریمہ بعض دیگر آیات کی تفسیر کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں چند آیات گزشتہ سطور میں آپ تلاوت کر چکے ہیں جن سے صاف کھل گیا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔ اور "خاتم" کا ایسی مہر' جب یہ لگ جائے تو اس شے میں سے بغیر توڑے مہر کے نہ کچھ نکل سکتا ہے اور نہ اس میں کچھ داخل ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید میں متعدد آیات کریمہ میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ سلسلہ نبوت کی تکمیل حضور اکرم واکمل صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکی ہے. دین اسلام' جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے وہ مکمل ہو چکا ہے اس کے بعد نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں. اسی سلسلہ میں چند آیات کریمہ کی تلاوت کریں.

۵- **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا آلایة** (سورۃ المائدہ : ۳)

ترجمہ آج مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

آیت مقدسہ نے واضح طور پر فرمادیا کہ دین اسلام مکمل ہوچکا ہے کسی مزید حکم یا قانون کی حاجت باقی نہیں۔ قیامت تک کے لئے اب یہی کافی ہے۔ اس لئے نئے نبی کی حاجت قیامت تک نہیں اور نہ نئے دین کی ضرورت ہے۔

امام المفسرین ابُو جعفر محمد بن جریر طبری نے آیت کی تفسیر میں لکھا:

لما نزلت بکیٰ عمر فقیل لہ مایبکیک ؟ قال لقد کنا فی زیادۃ من دیننا واما اذکمل فما کمل شیء الا نقص

(مختصر تفسیر طبری' تفسیر ابن کثیر)

آیت کے نازل ہونے پر حضرت عمر بن خطاب رو پڑے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ رونے کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا۔ آج تک ہمارے دین میں قرآنی احکام کے ذریعے اضافہ ہوتا رہا۔ جب یہ دین مکمل ہوگیا ہے تو اب اضافہ کیسے ہوگا۔ جب کوئی شے مکمل ہوجاتی ہے تو تکمیل کے بعد عموماً اس میں کمی ہی ہوتی ہے۔

محدث جلیل مفسر کبیر حافظ عماد الدین ابُوالفداء اسمٰعیل بن کثیر (م۔ ۷۷۴ھ) آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ھٰذہ اکبر نعم اللہ تعالی علیٰ ھٰذہ الامۃ حیث اکمل تعالی لھم دینھم فلا یحتاجون الی دین غیرہ ولا الی نبی غیر نبیھم صلوٰات اللہ وسلامہ علیہ ولھٰذا جعلہ اللہ تعالی خاتم الانبیاء وبعثہ الی الانس والجن فلا حلال الا ما احلہ ولا حرام الا ما حرمہ ولا دین الا ماشرعہ وکل شیء اخبر بہ فھو حق وصدق لا کذب فیہ ولا خلف

(تفسیر ابن کثیر)

امت مرحومہ پر اللہ تعالی کی یہ سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے اپنا دین ان کے لئے مکمل کردیا۔ اب اس کے علاوہ کسی نئے دین کی ضرورت ہے نہ نئے نبی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضور اکرم و انور ﷺ کو تمام انبیاء کا خاتم بنایا۔ آپ ﷺ کی بعثت تمام انسانوں اور جنوں (اور تمام مخلوقات) کی طرف ہُوئی۔ حلال وُہ ہے جسے آپ نے حلال ٹھہرایا اور حرام وہ ہے جو آپ نے حرام بتایا۔ دین وہ ہے جو آپ نے مشروع کیا۔ جس کی آپ نے خبر دی وہ سچ اور حق ہے اس میں نہ جھوٹ ہے نہ اس کا خلاف ہو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ سب رسولوں نبیوں کے بعد تشریف لائے آپ کے بعد کسی نئے نبی' رسول کی ضرورت نہیں نہ ہی کسی نئے دین کی. ابن کثیر' طبری' علامہ بیضاوی اور عامہ مفسرین نے آیت کے یہی معنی بیان کئے.

o- ارشاد ربانی ہے.

وما ارسلنٰک الا کآفۃً للناس بشیراً ونذیراً ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون (سورۃ سبا ۲۸)

(ترجمہ)اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا. لیکن بہت لوگ نہیں جانتے.

نبی رحمت رسول مکرم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی بعثت تامہ عامہ شاملہ کاملہ کا بیان ہے کہ آپ کی بعثت جن وانس' اسود واحمر' عرب وعجم' پہلوں پچھلوں' سبھی کے لئے عام ہے. تمام مخلوق آپ کے احاطہ رسالت میں شامل ہیں. قیامت تک آپ کی رسالت باقی ہے. اس لئے کسی نئے نبی نئے رسول کی بعثت ممکن نہیں. یہی معنی ہیں خاتم النبین کے. ابن کثیر' ابن جریر' بیضاوی' جلالین وغیرہ نے یہی معنی بتائے ہیں.

o- وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے.

جن' انسان' مومن' کافر سبھی کو حضور ﷺ کی رحمت شامل ہے. مومن کے لئے رحمت دنیا و آخرت میں ہے اور کافر کو عذاب میں تاخیر سے اور مسخ' خسف اور قذف کے عذاب اٹھادینے کی رحمت حاصل ہے. مفسرین نے بیان کیا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ شاملہ جامعہ محیطہ برجمیع مقیدات' رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ ولاحقہ وغیرہ ذلک تمام جہانوں کے لئے ' عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام' ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول. . . . . . . اور جو تمام کے لئے رحمت ہوگا وہ سب کے لئے کافی ہوگا. ان کی ہدایت اسی سے وابستہ ہوگی. لہٰذا اس کے بعد کوئی نیا رسول یا نیا نبی آنا یا نبوت کے جاری ہونے کا امکان ثابت کرنا اس رحمت کاملہ شاملہ عامہ کا انکار کرنا ہے. آیت مقدسہ نے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر بھی اشارہ کردیا ہے. علامہ ابن کثیر' ابن جریر' بیضاوی' رازی اور عامہ مفسرین نے آیت کے یہی معنی بیان کئے ہیں.

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین.

صحابہ کرام وہ مقدس حضرات ہیں جنہوں نے قرآن مجید نازل ہوتے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا

کتاب و حکمت کی تعلیم بغیر واسطہ کے حضور نبی رحمت معلم کتاب و حکمت سے حاصل کی. انہوں نے خاتم النبیین کا معنی سب نبیوں سے پچھلا نبی سمجھا' جانا' مانا' اور بیان کیا. محدثین اور مفسرین نے ان سے یہی معنی نقل کیا ہے. ابن جریر' عبدالرزاق' عبد ابن حمید' ابن المنذر' ابن ابی حاتم' ابن کثیر وغیرہ مفسرین نے جن صحابہ کی اس سلسلہ میں روایات نقل فرمائی ہیں. ان کی تعداد ساٹھ تک پہنچتی ہے. علامہ جلال الدین عبد الرحمن سیوطی نے تفسیر در منثور میں بڑی تفصیل سے روایات بیان کی ہیں. اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ان صحابہ کرام کے اسمائے مبارکہ بیان کئے جاتے ہیں جنہوں نے خاتم النبیین کا معنی "سب سے آخر میں آنے والا نبی" بیان کیا ہے.

۱۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰۔ حضرت عفان بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱۔ حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷۔ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۲۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۴۔ حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶۔ حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۷۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۸۔ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۹۔ حضرت تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰۔ حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۱۔ حضرت عبیداللہ بن عمرو اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۳۔ حضرت ابن زمل الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۴۔ حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۶۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸۔ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹۔ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۱۔ حضرت زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۲۔ حضرت عمر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۳۔ حضرت ابو قبیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۵۔ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۶۔ حضرت محمد بن حزم الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۷۔ حضرت ابُو الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۸۔ حضرت یعلیٰ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۹۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۰۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۱۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۳۔ حضرت ابُو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۴۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۵۔ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۶۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۷۔ حضرت ابُو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۸۔ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۹۔ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ختم نبوت کے اسی معنی کا بیان کرنے والے تابعین کی ایک جماعت بھی ہے ان میں سے چند اسماءِ گرامی ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۔ حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔ حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۔ حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶۔ حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷۔ حضرت ابُو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۔ حضرت مجاہد مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۔ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی مرویات اور دیگر تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو: "جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ"

تصنیف لطیف امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ مبارک جماعت جن میں خلفاءِ راشدین، عشرہ مبشرہ اور کاتبانِ وحی بھی شامل ہیں اور تابعین عظام، جن کی جلالت اور رفعت و عظمت پر زمین و آسمان کی گواہی موجود ہے، ان کے اجماع اور گواہی سے یقین کامل اور ایمان مکمل حاصل ہوتا ہے۔
یہ سب ہی واضح بیانات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "سب سے پچھلے نبی" ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ ختم نبوت کے عقیدہ پر اگر کوئی اور دلیل نہ ہوتی تو بھی اس مقدس جماعت کا اجماع اور گواہی عمدہ دلیل ہے۔ یقین و ایمان کے لئے کافی بیان ہے۔

والحمدللہ رب العالمین

مقالہ کا اختصار دامن کھینچ رہا ہے' لیکن دلائلِ قرآنیہ کا اقتضا یہ ہے کہ اس موضوع کو مزید دیگر آیاتِ مقدسہ سے مزین کیا جائے۔ اس صورت حال کے پیش نظر چند مزید آیات کی تلاوت کیجئے اور ایمان کی جلا کا سامان کیجئے۔

٥- **قل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض۔** (سورۃ اعراف : ۱۵۸)

ترجمہ: تم فرمادو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے۔

یہ آیت اس بارے میں نص قطعی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی رسالت جمیع خلق کی طرف ہے۔ آپ کی رسالت اسود' احمر' گزشتہ' موجود اور آنے والے سبھی کو شامل ہے۔ اس لئے حضور کے زمانہ میں یا آپ کے بعد قیامت تک کسی نئے رسول کی ضرورت نہیں۔ انہی معنوں کو مسلم شریف' ابن کثیر' ابن جریر' بیضاوی' رازی وغیرہ اجلہ مفسرین نے بیان کیا۔

٥- **تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نزیرا** (سورۃ فرقان ۱)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر' جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

اس آیت میں حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان ہے کہ آپ تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جن ہو یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات۔ آپ ماسوا اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح آپ کی رسالت آپ کے زمانہ حیات ظاہری کے انسانوں کے لئے ہے اسی طرح آپ کی رسالت قیامت تک کے جمیع انسانوں کو شامل ہے۔ ان سب کے لئے آپ نبی ہیں آپ کے بعد نئے نبی کا امکان نہیں۔ آیت کے یہی معنی بیضاوی' رازی' ابن کثیر' ابن جریر' جلالین وغیرہ اکابر مفسرین نے بیان فرمائے۔

٥- **واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ** (سورۃ انعام: ۱۹)

ترجمہ: اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔

قرآن مجید کی آفاقیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ یہ کتاب قیامت تک آنے والوں کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اسی طرح حضور اکرم نور مجسم شفیع امم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک آنے والوں کو عام اور شامل ہے۔ آپ کے بعد کسی نئے نبی کا امکان نہیں۔

احادیث طیبہ

ختم نبوت کے معنیٰ کی وضاحت کے لئے احادیث صحیحہ صریحہ کا ایک کثیر ذخیرہ ہے۔ اس مقام پہ سب کا بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ یہاں چند احادیث درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ دلوں کو حضور ﷺ کے ارشادات سے اطمینان ہو۔ مولا کریم جل وعلا اپنے حبیب کریم ﷺ کی برکت اور وسیلہ سے ہدایت نصیب فرمائے اور ہدایت پر استقامت عطا فرمائے۔

(۱) **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هل لا دضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔** (بخاری کتاب الانبیاء ۴، مسند امام احمد مسلم کتاب الفضائل ۱، نسائی، ترمذی)

ترجمہ: میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی۔ دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے ہیں اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے ہیں، مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ نگاہوں میں کھٹکتی ہے، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کردی۔ مجھ سے عمارت پوری کی گئی۔ مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی۔ میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام کا خاتم ہوں ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے کس اعجاز سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کیا۔ جب ایک عمارت مکمل ہوجاتی ہے اس میں کوئی جگہ اینٹ لگانے کی خالی نہیں رہتی تو اس عمارت میں کوئی باہر سے بھی نئی اینٹ نہیں لگا سکتا۔ ہاں عمارت میں ـــــ پہلے سے لگی ہوئی کوئی اینٹ اکھاڑ دے اور نئی اینٹ لگادے۔ اس اکھاڑ پچھاڑ سے عمارت کا حسن ضائع ہوجائے گا۔ قصر نبوت حضور کے آنے سے مکمل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس خوبصورت عمارت میں تغیر و تبدیل کیسے پسند فرمائے گا۔ اس حدیث کی جامعیت اور معنیٰ خیزی کے ہوتے ہوئے ختم نبوت کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

(۲) **ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء لبست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون۔** (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا۔ مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخلوق کے دلوں میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہاں سب ماسوا اللہ تعالیٰ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کیے گئے ﷺ۔

(۳) عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی وانه لانبی بعدی (بخاری، مسلم، مسند امام احمد، ابن ماجه)

انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے تھے۔ جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔

(۴) قال رسول الله ﷺ ...... ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی، مسند امام احمد)

(۵) عن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ ...... انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبین لانبی بعدی (مسلم، ابوداؤد)

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں سب نبیوں کے بعد آیا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ختم نبوت کے بیان میں احادیث طیبہ کا ذخیرہ اتنا کثیر ہے کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ محدث جلیل مفسر کبیر ابن کثیر احادیث کثیرہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وقد اخبر الله تبارک وتعالی فی کتابه ورسوله ﷺ فی السنة المتواترة عنه انه لانبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعده فھو کذاب افاک دجال ضال مضل (ابن کثیر ص ۴۹۴، ج ۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ ﷺ نے سنت متواترہ میں بتایا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تاکہ ساری دنیا دیکھ لے کہ جو شخص بھی حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے، دجال ہے، گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ خود حضور محمد ﷺ نے فرمایا:

۱. میں عاقب ہوں۔ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔
۲. میں سب انبیاء میں آخری نبی ہوں۔
۳. میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔
۴. ہمیں پچھلے ہیں۔
۵. میں سب نبیوں کے بعد بھیجا گیا۔
۶. قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی وہ مجھ سے کامل کی گئی۔
۷. میں آخر الانبیاء ہوں۔
۸. میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹. رسالت و نبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔
۱۰. نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔
۱۱. میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔
۱۲. میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔
۱۳. میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۱۴. نہ میری امت کے بعد کوئی امت

کتب سابقہ کے علماء اللہ تعالیٰ اور انبیائے سابقین کے ارشادات کی روشنی میں فرماتے ہیں۔

۱. احمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔
۲. ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔
۳. وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ملائکہ مقربین اور انبیائے معظمین علیہم الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

۱. وہ پسیں پیمبراں ہیں۔
۲. وہ آخر مرسلاں ہیں۔

خود رب العزت جل وعلا نے ارشاد فرمایا۔

۱. محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اول و آخر ہیں۔
۲. اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔
۳. وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔
۴. اے محبوب میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔
۵. اے محبوب میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔
۶. محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ "**جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ**"
مصنفہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری

ختم نبوت عقلی دلائل کی روشنی میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ جملہ اقوام عالم کے لئے ہے اور قیامت تک کے لئے ہے آپ پر نازل ہونے والی کتاب مبین جملہ اقوام کے لئے قیامت تک کے لئے سامان ہدایت ہے یہ کتاب آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت خود اس کے اتارنے والے نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے باقی رہے گی۔

ہر دَور میں پیدا ہونے والے ہمہ قسم کے مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ اس کتاب مبین کے ہوتے ہوئے کسی نئے احکام یا کتاب کی ضرورت باقی نہیں۔ جب کسی نئی کتاب کا آنا محال اور عبث ہے تو ظاہر ہے کہ کتاب کو کوئی نبی ہی لائے گا۔ جب نئی کتاب کا آنا محال اور عبث ٹھہرا تو نئے نبی کا آنا بھی محال اور عبث ٹھہرا۔

ماضی قریب میں قادیان کے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصرِ نبوت کے مکمل ہوجانے بعد اس میں نقب زنی کی۔ انبیائے سابقین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی ذواتِ مقدسہ کو اپنی ہذیانی کا نشانہ بنایا۔ ان کی شان میں **توہینیں** کیں۔ بے شمار دعوے کئے جن میں وہ جھوٹا نکلا۔ چشمِ افلاک نے اس کی ذلت ورسوائی پر گواہی دی۔ اپنے دعووں میں تبدیلی اور ترقی کرتا رہا۔ مجدد بنا، مصلح بنا، مسیح بنا، مہدی بنا، ظلی و بروزی نبی بنا، غیر **تشریعی** نبی بنا اور نبی بنا۔ اپنے انکار کرنے والوں کو گالیاں دیتا رہا۔ نحوست پھیلاتا رہا۔ کافر کہتا رہا۔ یہ سب کچھ سیاہ دل سفید فام اپنے حاکم ومالک انگریز کے ایما پر کرتا رہا۔ مسلمانوں میں انتشار پھیلاتا رہا۔ تاکہ ظالم و جابر انگریز کی حکمرانی کا پنجہ مضبوط سے مضبوط ہوتا رہے۔

اسلام میں آج بے شمار فرقے ہیں، سبھی ایک دوسرے کے نظریات کی تغلیط کرتے ہیں۔ باہم آویزش کے باوجود مرزا قادیانی اور اسی طرح مرزا قادیانی کے ماننے والوں کی تکفیر میں متحد ہیں۔

استدراک

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئ نبوت سے برِّعظیم پاک و ہند کے بعض علماء نے ختم نبوت کے اجراء اور نئے نبی کے امکان کے لئے حالات سازگار کرنے میں بڑی تگ ودو کی۔ سید احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے شان رسالت کو کم کرنے کے لئے یہ مسئلہ نکالا کہ حضور خاتم النبیین سید المرسلین فخر الاولین افضل الخلائق محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی نظیر ممکن ہے۔ حالانکہ اجلّہ علماء کرام نے واضح تصریح فرمائی کہ حضور پُر نور سید المرسلین ﷺ کی نظیر ممکن نہیں۔ ان علماء میں سے مجاہد تحریک آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی قدس سرہ سرفہرست ہیں۔ امتناع نظیر اور امکان نظیر پر ایک مناظرہ شیخوپور ضلع بدایوں میں ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں ہوا۔ مولانا عبد القادر بدایونی نے واضح دلائل سے امتناع نظیر کے مسئلہ کو نکھارا۔ امکان نظیر کے حامی اور موید مولوی امیر احمد سہسوانی نے اپنی تائید میں مولوی محمد احسن نانوتوی، مولوی عبد الحی فرنگی محلی، مفتی سعد اللہ مراد آبادی سے فتویٰ حاصل کیا۔ ان مفتیان نے ایک اثر حضرت ابن عباس سے استدلال کیا۔ اس فتویٰ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کو ساتوں زمینوں میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی مثل چھ اور خاتم النبیین ماننے پڑے۔

اسی عرصہ میں ایک استفتا کے جواب میں مولوی قاسم نانوتوی نے ایک مکمل رسالہ " تحذیر الناس " لکھا جس میں بڑے شدومد سے کہا گیا کہ اگر حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہوجائے تو آپ کی نبوت میں فرق نہیں آتا۔ مولوی عبدالحی فرنگی محلی نے اس موضوع پر (۱)" **زجر الناس علیٰ انکار اثر ابن عباس** " (۲)" **الآیات البینات علی وجود الانبیاء فی الطبقات** " (۳)" دافع الوسواس فی اثر ابن عباس " تین مستقل رسالے لکھے امکان نظیر اور اجرائے نبوت کے فتووں کی اشاعت سے ان مفتیان نے ادعائے نبوت کے لئے راہ ہموار کی ۔ غاصب انگریز نے دیکھا کہ ادعائے نبوت کے لئے حالات سازگار اور مؤید ہیں و انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٔ نبوت کے لئے آمادہ کیا چنانچہ مسلمانوں کا یہ دشمن بالآخر دعویٔ نبوت کرکے ہمیشہ کے لئے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا باعث بنا۔

جس طرح مرزا قادیانی ادعائے نبوت کرنے سے ارتداد کا مرتکب ہوا اسی طرح امکان اجرائے نبوت کا فتویٰ دینے والے بھی اسی جرم کے مرتکب ہوئے۔

حیات مرزا قادیانی بقلم مرزا

(۱) بچپن کا نام اور کام۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں. تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہاکہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے مراد کون ہے. آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے. والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں، اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتی ہیں. چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض اور آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس نام سے پکار لیتی تھیں.

(سیرت المہدی حصہ اول، ص ۲۴۵ مولفہ بشیر احمد بن غلام احمد متنبی ۱۷/۱۶ را باقی ہے.)

(۲) ملازمت کا پس منظر جوانی کی مستی۔ بیان کیا کہ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلے گئے. جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا. پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کردیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا. حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہوجائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے. (سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۳)

تبصرہ: امام الدین کے ساتھ عیاشی کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو خود مرزائی آنجہانی اسی طبیعت اور کینڈے کے تھے یا بیوقوفی کی بنا پر اس کے پیچھے ہولئے. جس طرح بعد میں شیطان کے پیچھے لگ کر اپنی اور بہت سی مخلوق خدا کی عاقبت خراب کرلی.

(۳) چوزہ ذبح کرنے کا واقعہ۔ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزے کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا. اس لئے حضرت (مرزا) صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے. مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون (بہ) گیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا.

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴)

(۴) **مختاری کے امتحان میں ناکامی۔** چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کردی اور قانون کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ۱۳۸ ۱۵/۱)

(۵) **گھڑی جیب میں/ مگر اس کی چابی کے وقت کا علم نہیں۔** جب شیخ رحمت اللہ وغیرہ احباب لاہور کے آنے پر حضور مسجد مبارک میں تشریف لائے سر پر ترکی ٹوپی تھی جو بہت پرانی اور فرسودہ سی بغیر پھندنے کے اور مہندی لگائے ہوئے تھے۔ غالباً اسی لئے صرف کرتا تھا۔ کوٹ نہ تھا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ گھڑی تو اچھی چلتی ہے اپ نے رومال کو فرش پر رکھ کر اور ایک دو گانٹھیں کھول کر اس میں سے گھڑی نکالی معلوم ہوا کہ بند ہے چابی دی گئی وقت درست کیا گیا مولوی محمد علی صاحب نے آہستہ سے کہا اب جس دن پھر آؤ گے چابی دے دینا حضور نے یہ معلوم کر کے مسرت ظاہر کی کہ ایک ایسی گھڑی ہے جسے سات روزہ چابی دی جاتی ہے۔

(یادایام۔ قاضی ظہور الدین قادیانی مندرجہ الحکم ۲۱ تا ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء)

(۶) **وقت معلوم کرنے کا انداز** ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت مبارک کو ایک جیبی گھڑی تحفہ دی حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسے سے عدد گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے۔ میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ آپ کا جیب سے گھڑی نکال کر اس طرح شمار کرنا مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۴۳)

(۷) **جرابیں پہننے کا طریقہ۔** جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے بعض اوقات زیادہ سردی میں دودو جرابیں اوپر تلے چڑھالیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر تک ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی اور دوسری الٹی۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶ ـــــ ۱۲۰/۱)

(۸) **کپڑوں کی حالت۔** کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو

تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنھیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانک دیتے تھے وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے۔ اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۸ ---- ۲۰ر۱)

(۹) بوٹ کی پہچان۔ ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں دیا آپ (مرزا صاحب) نے اس کی خاطر پہن لیا مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے دایاں پاؤں بائیں پاؤں کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔

(منکرین خلافت کا انجام از جلال الدین شمس قادیانی ص ۹۶ / ۲۰--۱)

(۱۰) سر اور داڑھی میں تیل۔ شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء ---- ۲۲ر۱)

(۱۱) جوتا پہننے کا انداز۔ نئی جوتی جب پاؤں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کرتے وقت گرد اڑا اڑا کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی جس کو لوگ اپنی پگڑیوں وغیرہ سے صاف کر دیا کرتے۔

(الحکم قادیان۔ ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء .. ۲۲ر۱)

(۱۲) سیر کا گردو غبار۔ (دوران سیر) راستہ میں احباب کی کثرت کی وجہ سے اس قدر گرد اڑتی کہ سر اور منہ مٹی سے بھر جاتے حضور اکثر پگڑی کے شملہ کو بائیں جانب منہ کے آگے رکھ لیتے۔

(الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء ۲۲ر۱)

(۱۳) مریدوں کے جھرمٹ میں۔ آخری جلسہ سالانہ کے موقع پر جب آپ سیر کے لئے نکلے تو لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ لوگوں کے پیر لگنے کی وجہ سے آپ کی چھڑی گر جاتی اور کبھی آپ کی جوتی اتر جاتی۔

(ارشاد بشیر الدین محمود مندرجہ الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء .. ۲۲ر۱)

(۱۴) **عصا کی بازیابی**۔ دعوے سے قبل کا واقعہ ہے کہ حضور (مرزا صاحب) باغ میں تشریف لے گئے ساتھ چند اور بھی دوست تھے۔ کسی نے ایک پھل دار درخت پر حضرت اقدس کا عصا مبارک پھینکا وہ عصا وہیں لٹک کر رہ گیا۔ دوستوں نے پتھروں اور ڈھیلوں سے ہر چند کوشش کی مگر وہ عصا نیچے نہ گرا میں (حافظ نبی بخش قادیانی) نوجوان لڑکا تھا میں اپنا تہ بند کس کر درخت کے اوپر چڑھ گیا اور عصا مبارک اتار لیا حضرت اقدس کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ بار بار فرماتے میاں نبی بخش تم نے بڑا کمال کیا تم نے تو آج میرے والد صاحب کا سوٹا نیا لاکر مجھے دیا ہے۔ باغ سے واپس لوٹے تو راستے میں جو ملے ان سے بھی ذکر کیا کہ میاں نبی بخش نے مجھے آج نیا سوٹا لاکر دیا ہے۔ پھر مسجد میں آکر بھی اس شکر گزاری کا ذکر فرماتے رہے۔

(مضمون ذکر الحبیب از سردار مصباح الدین قادیانی ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء .. ۱/۲۳)

(۱۵) **لا خذناہ بالیمین کا اظہار**۔ ایک دفعہ والد صاحب (مرزا آنجہانی) اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی۔ چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا۔ (بیان مرزا سلطان احمد) اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جاسکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ خاکسار بشیر احمد عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں کے سہارے سنبھالنا پڑتا۔

(سیرت المہدی ص ۱۹۸ جلد اول .. ۱/۱۱)

(۱۶) **مرزا صاحب کچھ عرصہ تک نامرد رہے** جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ مکتوب ۱۴ محررہ ۲۱ فروری ۱۸۸۷ء .. ۱/۲۶)

اس نہایت درجہ ضعف میں جب میرا نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا کیونکہ میری حالت مردی کالعدم تھی۔ پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔

(نزول المسیح (حاشیہ) ص ۲۰۹ تریاق القلوب ص ۳۵۔۳۶ (اللفظ لنزول المسیح) ۱/۲۲)

ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں **نعوذ بکلی** جاتا رہتا تھا۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ مکتوب ۲)

(۱۷) **قوت باہ کیلئے ادویہ کا استعمال**۔ وہ دوا جس میں مروارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ لے گئے تھے اس کے استعمال سے مجھ بہت کو فائدہ ہوا قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا پہنچاتی ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ مکتوب ۴)

وہ معجون میرے تجربہ میں آیا ہے کہ اعصاب کیلئے نہایت مفید ہے اور امراض رعشہ اور فالج اور تقویت دماغ اور قوت باہ کیلئے اور نیز معدہ کیلئے فائدہ مند ہے۔
(مکتوبات احمدیہ مکتوب ۵۵ .. ۱/۳۶)

(۱۸) روزے ہضم۔ حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کردیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لئے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کردیا۔ اس بار جو رمضان آیا تو آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کردیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرہواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کردیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل نہیں رکھ سکے۔

(۱۹) دائمی امراض خصوصاً کثرت پیشاب۔ میں ایک دائم المرض آدمی ہوں .... ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کم خوابی اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال ہیں۔
(ضمیمہ اربعین نمبر ۳،۴ صفحہ ۴)

(۲۰) آنکھیں۔ مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا ہے کہ باہر مردوں میں بھی (مرزا) صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں نیم بند رہتی تھیں۔........
ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی۔ اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہوگئیں۔
(سیرت المہدی ص ۷۷ ج ۲ ۱/۴۲)

(۲۱) کمزور حافظہ۔ میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔
(مکتوبات احمدیہ جلد ۲۔ مکتوب ۳ ص ۲۱ ۱/۴۵)

(۲۲) بٹن۔ اور بار ہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔
(سیرت المہدی حصہ ۲ ۵۸ ۱/۴۷)

(۲۳) کھانا۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ چلتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔
(سیرت المہدی ص۵۸ ج ۲ ۱/۴۷)

(۲۴) ڈھیلے۔ آپ (مرزا آنجہانی) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض اوقات جیب میں ہی رکھتے تھے۔ اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔
(تتمہ براہین احمدیہ مشتمل بر حالات مرزا صاحب جلد اول ص ۶۷ ۱/۴۷)

(۲۵) مضحکہ خیز حرکت۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں حضور (مرزا) صاحب کے پاس یکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ میری طرف جھک گئے میں ذرا کھسک گیا آپ اور میری طرف ہوگئے حتی کہ تھوڑی سی جگہ پر میں رہ گیا کہ ایک جگہ پر یکہ کا پہیہ جو کسی گڑھے میں پڑا اس دھکے سے میں نیچے آپڑا اور جلدی سے اٹھ کر پیشاب کے لیے بیٹھ گیا تاکہ حضرت صاحب محسوس نہ کریں کہ میں گرا ہوں مگر آپ نے فرمایا اوہو! آپ تو گر گئے جگہ تو بہت ہے اور پیچھے ہٹ گئے۔ شاید یہ بھی کوئی امتحان ہی تھا اللہ بہتر جانتا ہے۔
(تقریر مفتی محمد صادق قادیانی الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ء ۱/۵۱)

(۲۶) روٹی کا چورہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا کھایا کرتے تو بمشکل ایک پھلکا آپ کھایا کرتے اور جب اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورہ آپ کے دامن سے نکلتا آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر پڑے رہتے۔
(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد الفضل ۳۔ ۳۔ ۱۹۳۵ء ۱/۵۲)

(۲۷) پاخانہ کی راہ سے خون۔ ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص۳۳۴)

(۲۸) مرغوب غذائیں۔ حضرت مرزا صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے. کبھی کبھی مجھ (میاں عبداللہ) سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کباب بھی پسند تھا...... گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں.

(سیرت المہدی ص ۱۶۲ ج ا ۱/۵۷)

پرندوں کا گوشت آپ کو مرغوب تھا اس لئے بعض اوقات جب طبیعت کمزور ہوجاتی تو تیتر فاختہ وغیرہ کیلئے شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم کو ایسا گوشت مہیا کرنے کے لئے فرمایا کرتے تھے.

مرغ اور بٹیروں کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا. مگر بٹیر جب پنجاب میں طاعون کا زور ہوا کھانا چھوڑ دیئے تھے. بلکہ منع کیا کرتے تھے. اور فرماتے تھے کہ اس کے گوشت میں طاعون پیدا کرنے کی خاصیت موجود ہے..... مرغ کا گوشت ہر طرح آپ کھالیتے تھے. سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو یا پلاؤ مگر اکثر ایک ران پر ہی گزارہ کر لیتے تھے......پلاؤ بھی آپ کھاتے تھے مگر ہمیشہ نرم اور گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا اور میٹھے چاول تو کبھی خود ہی پکوا لیا کرتے تھے مگر گڑ کے اور وہی آپ کو پسند تھے. عمدہ کھانے یعنی کباب مرغ پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرنی میٹھے چاول تب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے جب ضعف سا معلوم ہوتا......دودھ بالائی مکھن بلکہ بادام روغن تک صرف قوت کے قیام اور ضعف دور کرنے کو استعمال فرماتے اور ہمیشہ معمولی مقدار میں...... میوہ جات آپ کو پسند تھے. پسندیدہ میووں میں آپ کو انگور، بمبئی کا کیلا، ناگپوری سنگترہ، سردے اور سرولی آم زیادہ پسند تھے. ... شدت گرمی میں برف بھی امرت سر، لاہور سے خود منگوا لیا کرتے تھے. بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا نہ اس بات کی پر چول تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمان کی.

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۲ تا ۱۳۵۔ ۱/۵۷)

(۲۹) افیون کا استعمال۔ افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دواء نہ کہ نشہ کسی رنگ میں قابل اعتراض نہیں. ہم میں سے ہر شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا... حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا جز افیون تھا. یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا آنجہانی) چھ ماہ سے زائد عرصہ تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دورہ کے وقت استعمال کرتے رہے.

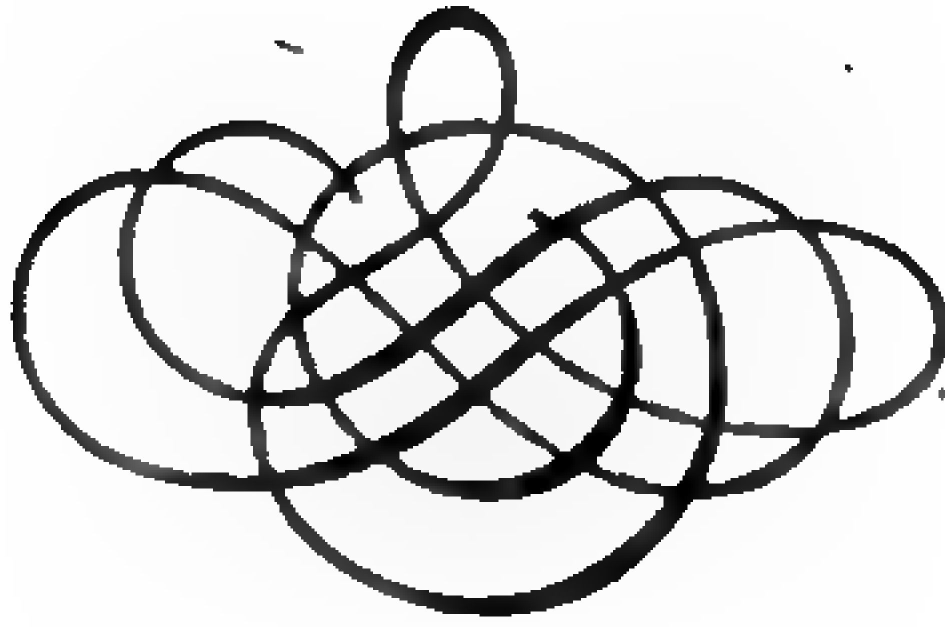
(مضمون میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

(۳۰) افیونی استاد آپ (مرزا آنجہانی) فرمایا کرتے میرا ایک استاد تھا جو کبھی افیم کھایا کرتا تھا وہ حقہ لے کر بیٹھ جاتا کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔

(میاں محمود احمد خلیفہ الفضل ۵ فروری ۱۹۲۹ء ۱/۶۴)

(۳۱) اولاد کو افیونی بنانا مجھے بچپن میں بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے چھ ماہ تک متواتر دیتے رہے مگر ایک دن نہ دی والدہ صاحبہ فرماتی ہیں مجھ پر نہ دینے کا کوئی اثر نہ ہوا اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا خدا نے چھڑا دی ہے اب نہ دو۔

(بیان میاں محمود احمد خلیفہ مندرجہ منہاج الطالبین ص ۴۷ مصنفہ میاں صاحب) ۱/۶۴)



مرزا قادیانی کے کذبات و تناقضات

قسم ہے قادیان کے گل رخوں کی گل عزاری کی + غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

o- جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے اقوال۔

۱.جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی کام نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۹)

۲.جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ (حاشیہ) ص ۱۹)

۳.وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ (شحنۂ حق ص ۶۰)

۴.تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹)

۵.جب ایک بات میں کوئی جھوٹ ثابت ہوجائے تو پھر اس کی دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔(چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

مرزا قادیانی کے جھوٹ

1- ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (البشری ص ۲؍۲۵)

(تردید) حضور لاہور جاکر بیمار ہوگئے اور دستوں کی بیماری سے آخر مئی ۱۹۰۸ء میں اس دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ (سیرت المہدی ص ۳؍۱۳۹)

(تبصرہ). کذاب کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مہلت ہی نہ دی کے لیٹرین سے باہر کسی پاک جگہ پر جان دے۔ مسلمانوں کا مکہ اور مدینہ تو معلوم۔ قادیانیوں کا مکہ اور مدینہ نہ معلوم کیا ہیں؟۔

(خلیفہ کا جھوٹا انکشاف). حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ الہام کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں اس کے متعلق ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں مگر غیر مبائعین (لاہوری جماعت مدینہ لاہور کو اور مکہ قادیان کو قرار دیتے ہیں۔ (تقریر خلیفہ سالانہ جلسہ الفضل ۱۹۳۳ء)

2-انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگادی کہ وہ چودہویں صدی کے سر پیدا ہوگا اور نیز پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین ص ۲؍۲۳)

(تبصرہ). قرآن مجید' تفاسیر' ذخیرہ احادیث نیز عہد نامہ قدیم و جدید میں کہیں اس کا پتہ تک نہیں۔

3- یاد رہے کہ قرآن مجید بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن

نہیں کہ نبیوں کی پیش گویاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح ص ۵ (قدیم اکتوبر ۱۹۰۲ء) ص ۹ سنہ طباعت ندارد)

حاشیہ۔ مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کتابوں میں موجود ہے۔ (ذکریا ۱۴ر۱۲ انجیل ص ۸ر۲۴ مکاشفات ۸ر۲۲)

(تبصرہ).ومن اظلم ممن افتری علی الله کذبا اوکذب بایاته انه لا یفلح الظلمون الانعام آیت.

ممن افتری علی الله کذبا وقال اوحی الی ولم یوح الیه شی.

سب جھوٹ ہے . قرآن مجید میں یہ مضمون بالکل نہیں ہاتو برھانکم ان کنتم صدقین

زکریا۱۲ر۱۴ کی عبارت یوں ہے۔ خداوند یروشلم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا اور ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اور ان کی زبان ان کے منہ میں سڑ جائیگی۔

انجیل متی ۸ر۲۴ میں یوں ہے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔

مکاشفہ یوحنا ۸ر۲۲ کی عبارت یہ ہے: میں وہی یوحنا ہوں جو ان باتوں کو سنتا اور دیکھتا تھا اور جب میں نے سنا اور دیکھا تو جس فرشتہ نے مجھے یہ باتیں دکھائیں میں اس کے پاؤں پر سجدہ کرنے کو گرا۔

(ا) غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت شریر اور بد ذات آدمیوں کا کام ہے۔ (آریہ دھرم ص ۱۹)

(ب) اگر میں جھوٹا نکلوں تو تمام شیطانوں بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو (جنگ مقدس ۱۸۸، ۱۸۹)

4- جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے دین کو مردہ اسی لئے کہتے ہیں کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا اگر اسلام کا بھی یہی حال تھا تو پھر ہم قصہ گو ٹھہرے پھر یہ امت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی شر الامم ہوئی۔ (البدر مورخہ ۰۵.۳.۱۹.۸ء) یہی مضمون بہ تغیر الفاظ کشتی نوح ۴۴ قدیم ص ۶۵ جدید حقیقۃ النبوۃ مصنف میاں محمود احمد ص ۲۷ ضمیمہ براہین احمدی ۵ر۱۳۹، ۵ر۱۸۳ پر بھی ہے)۔

(تردید) اس امت میں نبی کا نام پانے کیلئے میں مخصوص کیا گیا ہوں اور کوئی نبی کا نام پانے کا مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۳۹۱)

(تبصرہ) پہلے اقتباس میں سلسلہ نبوت کے جاری رہنے کو امت کے خیرالامم ہونے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے اور دوسرے میں نبوت کا اثبات پوری امت میں صرف اپنے لئے کیا۔
(تردید مرزا ازمیاں محمود خلیفہ) انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے ..... ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ورنہ ایک نبی کیا ہزاروں نبی ہوں گے۔ (انوار خلافت ص ۶۲) بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص، ۱۸۰
5- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں (کشتی نوح ص ۲۴)
(تبصرہ) قد جاوان عیسٰی علیہ السلام بعد لبثہ فی الا رض یحج ویعود و یموت بین المکۃ والمدینۃ فیحمل الی المدینۃ فید فن فی الحجرۃ الشریفۃ مرقاۃ بحوالہ حاشیہ مشکوۃ ص ۵۱۵ عیسٰی علیہ السلام یقیناً وہیں دفن ہوں گے لیکن مرزا لاہور میں مرا قادیان دفن ہوا۔
حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول، حج و زیارت مدینہ کے متعلق احادیث نقل فرماکر یوں پیش گوئی فرمائی ہے۔
اسی حدیث کے آخر میں۔" حاجا"اور معتمر و لیقفن علی قبری و یسلمن علی ولا ردن علیہ موجود ہے۔ اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کی اور جواب سلام شرف کی نعمت قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی۔
(سیف چشتیائی بحوالہ مہر منیر)
مرزا کو نہ حج نصیب ہوا اور نہ وہ حجاز مقدس جاسکا۔
6- اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ (تحفہ الندوہ ص ۵)
(تبصرہ) مرزا آنجہانی کے سارے امتی مل کر ایک آیت کی نشاندہی کردیں جس میں اس کا نام ابن مریم رکھا گیا۔ **لم تفعلواولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین** ۔ قیامت تک آیت کی نشاندہی نہ کرسکیں گے۔ **ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔**
7- بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقتہ الوحی ص ۳۹۰)

(تبصرہ) **ویل لکل افاک اثیم** حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات شریفہ سے حوالہ نقل کرتے ہوئے صریح تحریف سے کام لیا ہے تاکہ خانہ ساز بنوت کو جھوٹا سہارا مل سکے۔ آپ رحمت اللہ علیہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ **اذاکثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم میمی محدثا**۔(مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۵۱)۔ اس عبارت کو مرزا نے ازالہ اوہام ص۹۱۵ اور تحفہ بغداد ص۳۰، ۲۱ اور براہین احمدیہ حصہ ۴ ص ۲۴۶، ۳۴ میں نقل کیا اور درست نقل نہ کیا ہے۔ لیکن یہاں نقل میں۔ زبردست خیانت کی ہے۔**الا لعنته الله علی الکاذبین**

8- اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ (اربعین ص۱۲/۱۳ ج۴)

(تبصرہ) **سبحانک هذا بهتان عظیم**

9- موسیٰ وہ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور ہرگز نہیں مرا اور مردوں سے نہیں ہے۔ (نور الحق ص۵۰ ج۱ ص۶۸/۶۹)

(تبصرہ) قرآن پر بہتان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی حیات ثابت ہے کی حیات کا منکر ہے اور حیات موسیٰ علیہ السلام کا قائل ہے۔

۱۰،۱۱،۱۲۔ نبی کریم ﷺ پر افترا۔

(ا) حضور نے فرمایا ہند میں ایک نبی گزرا جس کا نام کنھیا نام یعنی کرشن (چشمہ معرفت ص۱۰)

(ب)۔ تمام بنی آدم پر سو برس تک قیامت آجائے گی۔ (ازالہ اوہام ص۲۶۵)

(ج)۔ بخاری شریف میں ہے۔ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ ھذا خلیفتہ اللہ مہدی (شہادت القرآن ص۴۱)

لوکان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا

دروغ گو را حافظہ نباشد

مرزا آنجہانی کا معیار

۱۔ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن ص۳۱)

۲. ہر ایک کو سوچنا چاہیئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ (حقیقتہ الوحی ص ۱۸۴)
۳. جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۲)
۴. کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔
(ست بچن ص ۳۰)

تناقض نمبر ۱

(پہلا رخ) یہ بالکل اور غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان کوئی اور ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو اس میں تکلیف ملا یطاق ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۲۰۹)
(دوسرا رخ) زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ (نزول المسیح ص ۵۷)
(تبصرہ) مرزا آنجہانی خود اپنے الہامات کی غیر معقولیت اور بے ہودگی کے قائل ہیں ع یار من ترک و من ترکی نمی دانم" مرزا غالب کا یہ شعر پڑھ کر دل کو تسلی دے لیتے ہیں ہوں گے ؎

گو نہ سمجھوں اس کی باتیں گو نہ پاؤں اس کا بھید
پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا

(لطیفہ) مرزا کا خدا بھی اس کی طرح انگریزی زبان پر عبور نہیں رکھتا۔ چنانچہ ایک الہام ہے۔

"ضلع" کو انگریزی اسی طرح رکھا He halts in the zila Peshawar
(البشریٰ ص ۱۳ ج ۲)

تناقض نمبر ۲

(پہلا رخ) سچ تو یہ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیلی (فلسطین) میں فوت ہوئے۔ (ازالۂ اوہام ص
(دوسرا رخ) بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بہ سال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔؟
(تیسرا رخ) حضرت مسیح نے کشمیر جا کر وفات پائی اور کشمیر میں اب تک ان کی قبر موجود ہے۔
(ست بچن ص ۱۶۴)
(تبصرہ) مرزا آنجہانی کا سارا کاروبار جھوٹ فریب اور دجل کا جال ہے۔

تناقض نمبر ۳

(پہلا رخ) اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کو ظاہر فرمایا۔ (براہین احمدیہ حصہ اول ص۹ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء)

(دوسرا رخ) جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔۔ اور جب میری عمر قریبا دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔۔۔۔۔۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے۔ اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ اور قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارا سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔۔۔۔۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ (کتاب البریہ ص۱۳۴ تا ۱۳۶)

(تبصرہ) دعوائے نبوت اور تلمذ اور خود بیان کردہ معیار نبوت "ببین تفاوت رہ از کجا است"

تناقض نمبر ۴

(پہلا رخ) ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہوسکتا۔ (تریاق القلوب ص۱۳۰، ۳۲۵)

(دوسرا رخ) الف۔ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

ب۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

ج۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار ٹھہرایا۔ (حاشیہ اربعین ص۷ ج۴)

(تبصرہ) قادیانی عقیدۃً مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں، لیکن بحالت مجبوری مرزا آنجہانی کی پہلی عبارت پیش کرکے مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تناقض نمبر ۵

(پہلا رخ) حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۶۸)

(دوسرا رخ) اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ (ازالۂ اوہام ص۳۰۷)

تناقض نمبر۶
(پہلا رخ مرزا آنجہانی کا قول)۔ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا کوئی نبی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی(تجلیات الہیہ ص۲۴)
(دوسرا رخ مرزا کے صاحبزادے کا قول) مسیح موعود کو نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں۔ امتی قرار دینا ہے۔ اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ (الفضل ۲۹ جون ۱۹۱۵ء)
(تبصرہ) اس لحاظ سے پہلا کافر خود مرزا قادیانی ہے۔"من چہ سرایم طنبورہ من چہ سراید"

(ا)۔ بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہیں فوت ہوا۔ (کشتی نوح ص۷۷)
تناقض نمبر۷
(پہلا رخ) امام الزماں کو مخالفوں اور عام لوگوں کے مقابلہ پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر عملی قوت کی ضرورت ہے۔ یہ کہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں نیابت کی رو سے بھی طبعی کی رو سے بھی جغرافیہ کی رو سے بھی اور کتب مسلمہ کی رو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی(ضرورت الامام ص ۱۰)
(دوسرا رخ) الف۔ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہوگئے۔ (چشمہ معرفت ص۸۶)
(نوٹ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل اولاد پاک ابناء کرام اور بنات مطہرات ملاکر بھی گیارہ نہیں بنتی۔
(ب) کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ (ملفوظات احمدیہ ص۳۴۶ ج۱)
(ج) یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد ہی میں باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔
(تریاق القلوب ص۴۱)

(تبصرہ) ماہ صفر جو دوسرا مہینہ ہے کو چوتھا قرار دینا اور چہار شنبہ جو ہفتہ میں پانچواں دن ہے کو چوتھا قرار دینا مرزا آنجہانی کے علمی شاہکار ہیں۔ لعینِ قادیانی کی نبوت بطالت ہے جہالت سے جہالت

تناقض نمبر ۸

(پہلا رخ) الف: لعنت بازی شریفوں کا کام نہیں مومن لعان نہیں ہوتا۔ (ازالہ اوہام ص ۴۵۶)

ب) کسی شخص کو جاہل نادان، مکار وغیرہ الفاظ کہنے والا شریفوں کے نزدیک گندہ طبع اور بد زبان ہے۔ (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت)

ج) اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ (کشتی نوح ص ۱۸ شائع از ربوہ)

د) چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں، سفلوں، اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ (ضرورۃ الامام ص ۸)

(دوسرا رخ) الف: اگر یہ گالی دیتے ہیں تو میں نے ان کے کپڑے اتار لئے ہیں اور ان کو ایسا مردار بنا کر چھوڑ دیا ہے جو پہچانا نہیں جاتا۔ (انجام آتھم ص ۱۵۸)

(ب) دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص ۴۵)

(ج) پس میں نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت۔ تو ملعونوں کی سبب ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔ اس فرد نے کمینہ لوگوں کی طرح گالی کے ساتھ بات کی ہے۔ اور ہر ایک آدمی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۷۵، ۷۶)

(د) ذریتہ (بد کار عورتوں کی اولاد) مرزا آنجہانی کا تکیہ کلام ہے۔ ملاحظہ ہو (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ نور الحق ص ۱۲۳ ج ا انجام آتھم ص ۲۸۲)

س) بعض علماء کو اس نے ذاب، کلاب، شیطان اللعین غول، انموی، شقی، ملعون وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جو اپنے اپنے معنوں میں نہایت غلط ہیں۔ (ملاحظہ ہو مکتوب عربی ملحقہ انجام آتھم ص ۲۵۱، ۲۵۲)

تناقض نمبر ۹

(پہلا رخ) افسوس کہ بعض علماء جب دیکھتے ہیں کہ توفی کے معنی حقیقت میں وفات دینے کے ہیں تو پھر دوسری تاویل پیش کرتے ہیں کہ آیت فلما توفیتنی میں جس توفی کا ذکر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد واقع ہوگی لیکن تعجب کہ وہ اس قدر تاویلات رکیکہ کرنے سے ذرا بھی شرم نہیں کرتے وہ نہیں سوچتے کہ آیت فلما توفیتنی سے پہلے یہ آیت ہے واذ قال اللہ یعیسیٰ وانت قلت اور ظاہر ہے کہ قال ماضی کا صیغہ ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا

ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔ اور پھر ایسا ہی جو جواب حضرت عیسیٰ کی طرف ہے یعنی فلما توفیتنی ہے وہ بھی بصیغہ ماضی ہے۔ (ازالۂ اوہام ص ۶۰۲،۶۰۰ حصہ ۲)

نوٹ:۔ یہاں آنجہانی مرزا نے پورا زور قلم اس پر صرف کیا کہ فلما توفیتنی ماضی کا صیغہ ہے اور اپنے معنوں میں ہے۔

(دوسرا رخ) جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہو، وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: والفتح فی الصور فاذا ھم من الا جداث الی ربھم ینسلون اور جیسا کہ فرماتا ہے: واذقال اللّٰہ یعیسیٰ بن مریم وانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ ...... اب معترض صاحب فرمائیں کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہیں یا مضارع کے۔ اگر ماضی کے صیغے ہیں تو ان کے معنی اس جگہ مضارع کے ہیں یا ماضی کے۔ جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر نہیں بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہوگیا گویا وہ صرف و نحو جو آپ کو معلوم ہے خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جابجا غلطیاں کھائی اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھ دیا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۶ حصہ ۵)

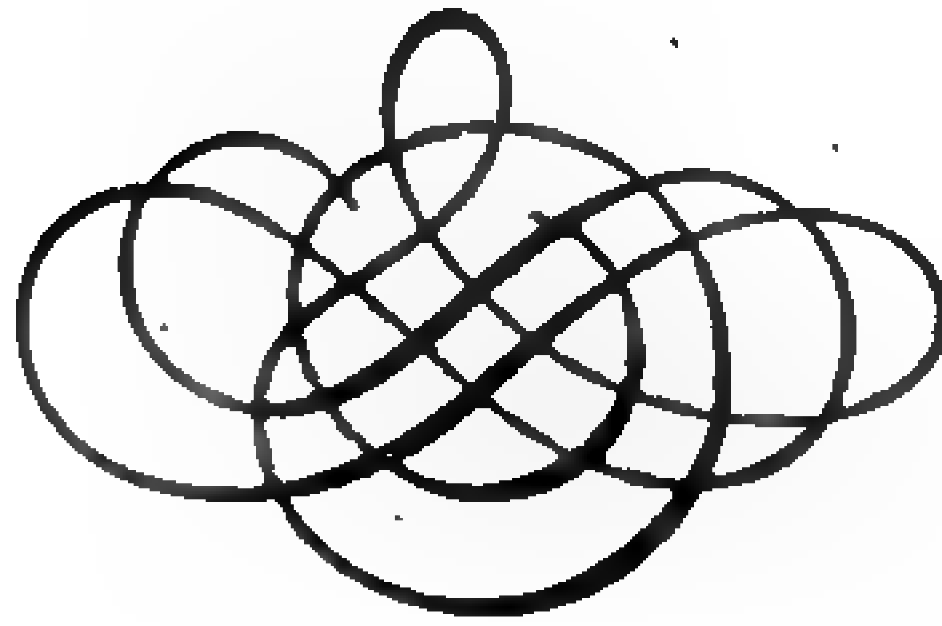
(تبصرہ) یا للعجب جس معنی کو تاویلات رکیکہ قرار دے کر مرزا آنجہانی علماء اسلام کو شرم دلا رہا ہے اسی معنی کے نہ ماننے کو اپنی ذات، قرآن قریم، اور ذات باری تعالیٰ پر حملہ قرار دے رہا ہے۔ اور جھوٹ سمجھ رہا ہے۔ "لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔"

خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین کی دورنگی

(پہلا رخ) خلیفہ دوم کے باغی قادیانیوں نے اس کی اخلاقی بدعنوانیوں اپنے اخبار "مباہلہ" میں چھاپنا شروع کیا۔ اور ان بد عنوانیوں کی صداقت پر اس کو دعوت مباہلہ دی خلیفہ نے اسے بند کرانے کی کوشش کی اور اس پر مقدمہ دائر کردیا۔ فیصلہ کا انتظار کئے بغیر اس کے ایڈیٹر عبدالکریم اور اس کے ساتھی محمد حسین گورداسپوری کچہری سے واپسی پر اپنے مرید قاضی محمد علی کے ذریعہ بٹالہ کے قریب ان پر حملہ کردیا جس کے نتیجہ میں محمد حسین مارا گیا۔ قاتل کی پھانسی کے بعد خلیفہ نے اپنے خطبہ میں کہا۔

"قاضی صاحب کے حالات سے جزئیات واضح طور پر معلوم ہوئی وہ ان کی غیرت ایمانی ہے جو اس فعل کی محرک ہوئی ایسے لوگوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں جنہیں غیرت ایمانی نہیں" (خطبہ خلیفہ مندرجہ الفضل ۱۹۳۱،۶۰۶ء) بحوالہ خاتم النبیین ص ۱۳۱ ج ا)

اسی اخبار کے خلاف ایک جلسہ میں اس قسم کی تقریریں قادیانیوں نے کیں۔
"یہ جلسہ گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے امام کی خفیف سے خفیف ہتک بھی برداشت بھی نہیں کر سکتے.... احمدی نوجوان خود اپنے امام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے عملی تدبیر کرنے پر مجبور ہوں گے"۔ (اخبار الفضل (۱۸-۷-۱۹۳۰ء) بحوالہ سابقہ ص ۱۳۰ ج ۱)
خلیفہ قادیان کا ایک اور بیان ملاحظہ فرمائیں۔ "سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہئیے وہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کی ہتک ہے"۔ (تقریر خلیفہ الفضل ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء بحوالہ سابقہ ص ۱۳۱)
(دوسرا رخ) غازی علم الدین شہید نے راجپال کو جہنم رسید کیا تو اسی خلیفہ قادیان نے کہا "انبیاء کی عزت قانون شکنی کے ذریعے نہیں ہو سکتی وہ نبی ہی کیا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے"۔ (الفضل ۱۹۲۹ء بحوالہ سابقہ ص ۱۳۱)



مرزا غلام احمد قادیانی کے چند کفریات

ختم نبوت کے قرآنی اتفاقی ایمانی اجماعی عقیدے کا صریح انکار کر کے مرزا غلام احمد قادیانی دائرہ اسلام سے نکل گیا۔ اسی طرح اس کو ماننے والے بھی اسی کے حکم میں داخل ہوئے۔ ان کے کفر کے لئے صرف اتنی ہی بات کافی تھی۔ مگر جب ہم مرزا کی کتابوں کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جگہ جگہ حشرات الارض کی طرح کفری کلمات اس کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ان کے شمار کے لئے ایک ضخیم دفتر درکار ہے۔ اس مختصر تحریر میں ہم صرف اس کے چند کفریہ کلمات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ مرزا کی کفری عبارات کو لکھتے ہوئے ہم ایک ناگواری سی محسوس کرتے ہیں مگر اظہار حقیقت کے لئے ایسا کرنے پر ہم مجبور ہیں۔

مرزا نے اپنی کتابوں میں جو کفری عبارات لکھیں اور جو ان کے نظریات کا حصہ ہیں ان کو ہم وضاحت کے لئے چند عنوانات کے تحت بیان کریں گے۔ مثلاً

۱۔ اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات کی توہین

۲۔ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان رفیع میں گستاخیاں

۳۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں

۴۔ بالخصوص سیدنا عیسیٰ بن مریم اور ان کی والدہ ماجدہ مطہرہ سیدہ مریم کی شان میں صریح گالیاں اور گستاخیاں۔

۵۔ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی شان میں نازیبا الفاظ کا استعمال

۶۔ عام مومنین کے بارے میں کفری کلمات اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں

اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم ہر عنوان کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابوں سے چند کفری کلمات درج کرتے ہیں۔ پڑھتے جائیے اور توبہ و استغفار پڑھتے جائیے تاکہ ایمان محفوظ رہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر عبارت کے اختتام پر استغفراللہ پڑھ لیجئے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کی توہین

○ مرزا قادیانی رب العالمین کا تصور عجیب انداز میں پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"قیوم العالمین (خدا تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بیشار پیر، اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض و طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ توضیح المرام۔ ص ۳۵، مطبوعہ قادیان (۱۹۲۳ء)

اللہ تعالیٰ کا وجود تو سب سے اعظم ہے مگر وہ انسانی اعضا کی طرح کے اعضا سے پاک اور منزہ ہے۔ یہ انسانی اعضا تو فنا کی علامت ہیں۔ ؟ کیا اللہ تعالیٰ کو بھی فنا مانتے ہو؟ استغفر اللہ

○ بقول مرزا غلام احمد کو ان کے خدا نے وحی میں کہا:

"انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب"

(مَیں رسول کے ساتھ جواب دوں گا، کبھی خطا کروں گا اور کبھی درست بات کہوں گا۔ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۰۲، مطبوعہ قادیان (۱۹۳۴ء)

اس عبارت کے فٹ نوٹ میں مرزا نے اس کی تشریح یوں کی۔

"اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ مَیں (خدا تعالیٰ) خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں، اور کبھی میرا ارادہ پورا ہو گا اور کبھی نہیں...... کبھی میرا ارادہ خطا ہو جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے"۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۰۳)

ہمارا اہل سنت و جماعت کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہی عقیدہ ہے جو قرآن مجید نے بیان فرمایا:

۱۔ ومن اصدق من اللہ قیلا

۲۔ فعال لما یرید

"اللہ تعالیٰ کی کلام سے بڑھ کر کسی کی کلام سچی ہے"؟

"اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

کبھی ایسا نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا چاہا ہوا پورا نہ ہوا ہو۔ یا اس کی منشا کے خلاف واقع ہوا ہو ایسا ہونا محال ذاتی ہے۔

○ مرزا نے رب ذوالجلال والاکرام کو چوروں سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا:

"تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ وہ جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا"۔ (تجلیات الٰہیہ۔ ص ۲' مطبوعہ قادیان)

○ اسی طرح مرزا قادیانی نے بے مثل و بے مثال رب تعالیٰ کو انسان (انگریز) سے تشبیہ دی:

"ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا: آئی لَو یُو' یعنی مَیں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا: آئی ایم وِد یُو' یعنی مَیں تمہارے ساتھ ہُوں۔ پھر الہام ہوا: آئی شَیل ہیلپ یُو' یعنی مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا: آئی کین ویٹ آئی وِل ڈُو' یعنی مَیں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے' جس سے یہ بدن کانپ گیا' یہ الہام ہوا: وِی کین ویٹ دی وِل ڈُو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو ہم چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۴۸۰' ۴۸۱۔ ج چہارم' مطبوعہ امرتسر)

"پنجابی نبی" کو انگریزی میں ایسی ہی متعدد شیطانی وحیاں ہوئیں

۲۔ قرآن و حدیث کی توہین

○ قرآن مجید رب کائنات کا لازوال کلام ہے جو وحی کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان پر جاری ہوا۔ مگر مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"۔
(حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۴، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء، تذکرہ۔ ص ۹۹، مطبوعہ ربوہ)

○ نیز قرآن مجید کے بارے میں لکھا:
"قرآن آسمان پر اٹھالیا گیا تھا جسے ایک مرد فارسی الاصل (مرزا قادیانی) زمین پر اتار لایا"۔ (ازالۂ اوہام۔ ص ۲۹۶، ۲۹۷، حصہ دوم)

○ نیز مرزا نے اپنے آپ کو قرآن کے مانند قرار دیا۔
"ما انا الا کالقران۔ میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں"۔
(تذکرہ۔ ص ۶۷۴، مطبوعہ ربوہ)

○ مرزا جی نے اپنے شیطانی الہامات کو قرآن مجید کی طرح یقینی بتایا:
"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اس طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۱۱، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

○ قرآن مجید پر افترا کرتے ہوئے مرزا جی لکھتے ہیں:

"اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی یہ کہ اس (قادیان) کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے در حقیقت یہ صحیح بات ہے ... پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے"۔
(خطبہ الہامیہ۔ ص ۲۰، مطبوعہ ربوہ)

قرآن شریف پر ایک اور افترا باندھتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں:
"یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی"۔
(کشتی نوح۔ ص ۵، مطبوعہ قادیان)

○ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی جابجا توہین کی اور ان کو ردّی کی ٹوکری کا مال بتایا: مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ پڑھیئے:

"مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیش گوئی کا خیال کیوں دل میں آیا۔ آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا۔ پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں۔ یہ سادہ لوح تو افترا سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے۔ اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں"۔

(اعجاز احمدی۔ ص ۳۰، طبع قدیم)

۳۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان مقدس کی تکذیب اور توہین:

○ مرزا قادیانی نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا اور اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا خود لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی"۔ (ازالۂ اوہام۔ ص ۵۳۳، مطبوعہ قادیان)

○ قرآن مجید میں جو آیات مقدسات حضور سید المرسلین ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں مرزا قادیانی نے انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"وما ارسلنٰک الا رحمتہ للعالمین۔ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا"۔ (انجام آتھم۔ ص ۷۸)

○ نیز آیہ کریمہ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔

○ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اولاد کی جگہ ٹھہرایا۔ لکھتا ہے:

"مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانت منی بمنزلہ اولادی انت منی وانا منک یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں"۔ (دافع البلاء۔ ص ٦)

○ حضور سید الاکرمین والاخرین ﷺ کی وحی اور الہام کو مرزا قادیانی غلط بتاتا ہے۔ لکھتا ہے:

"حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام ووحی غلط نکلی تھیں"

(ازالۂ اوہام۔ ص ۶۸۸، مطبوعہ قادیان)

○ ایسا ہی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیوں کو غلط بتاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:

"حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایت ما فی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

(ازالۂ اوہام۔ ص ۸)

○ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی گستاخیاں کر کے مرزا کا جی نہیں بھرا۔ ترقی کر کے چار سو انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بکتا ہے:

"ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کے فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے (نعوذ باللہ) اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مرگیا"۔ (ازالۂ اوہام۔ ص ۲۶۹، مطبوعہ قادیان)

○ قرآن مجید، جس نے بہترین اخلاقی تعلیم بھی دی، اس کے متعلق مرزا لکھتا ہے کہ اس میں گندی گالیاں بھری ہیں:

"قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے"۔ (ازالۂ اوہام۔ ص ۲۸)

○ رسول معظم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا انکار اور قرآن پر صریح اعتراض کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی تھے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی، بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں"۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۱۳)

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو فضیلت دی لکھتا ہے:

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا"۔

(کشتی نوح۔ ص۵۶)

○ ایک اور موقعہ پر ایسا ہی دعویٰ کیا:

"اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء۔ ص۲۰)

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکبازی اور عصمت کا رد کرتے ہوئے نہایت قبیح انداز میں آپ اور آپ کے آباؤ اجداد پر تعریض کرتا ہے:

"آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص۷)

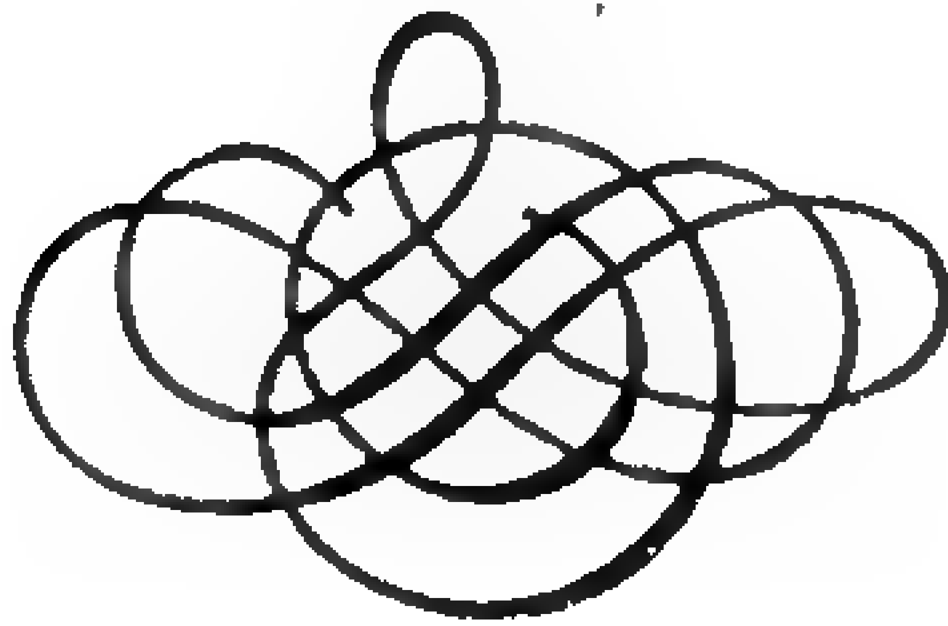
○ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس اور برگزیدہ رسول پر نہایت سخت حملے کئے۔ مثلاً انہیں شریر، مکار، بدعقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ تک لکھا۔ حد یہ کہ آپ پر ایسا ناپاک الزام لگایا جو کسی شائستہ انسان کو قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اپنی عاقبت خراب کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا"۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۷)

غرض اس دجال قادیانی کے کفری عقائد کہاں تک گنائے جائیں۔ اس کے لئے تو ایک دفتر چاہیئے۔ مسلمان ان چند خرافات سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ، قرآن مجید، حضور خاتم الانبیاء ﷺ، دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر کیسے ناپاک الزامات لگا کر اپنے کفر پر رجسٹری کرالی۔

تعجب ہے ان مسلمانوں پر، جو مرزا قادیانی کے کفری عقائد پر مطلع ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مرزائیوں کے ان عقائد سے بیزاری کا اعلان کریں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ دھرم میں شمار کریں اور ان سے دور رہیں۔



کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥

الحمدللہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ واتباعہ الی یوم الجزا

مسجد کا لغوی معنی ہے۔ سجدہ کی جگہ

پہلی امتوں کے لیے لازم تھا کہ وہ معروف متعین جگہوں پر ہی عبادت کیا کریں۔ معروف عبادت گاہوں کے علاوہ کسی اور جگہ عبادت کرنا ان کے لیے جائز نہ تھا۔ سید الانبیاء رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خصوصیت اور اجازت عطا فرمائی کہ روئے زمین کی ہر پاک اور عبادت کے لائق جگہ پر نماز پڑھ لیں۔

فقہی اصطلاح میں مسجد اس جگہ کو کہتے ہیں جس کو کسی مسلمان نے اپنی ملک سے الگ کر کے مسلمانوں کی عبادت کے لیے وقف کر دیا ہو اور عبادت کے لیے اذن عام کر دیا ہو۔

جو جگہ ایک بار مسجد قرار پا جائے قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے۔ اس جگہ مسجد کی عمارت تعمیر کرنا' اس میں محراب' مینار اور منبر وغیرہ بنا کر اسلامی تشخص قائم کرنا سنت متوارثہ اور مسلمانوں کی روایت قدیمہ ہے۔

"تعمیر مسجد" ایک جامع کلمہ ہے اس میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

۱. مسجد کی عمارت بنانا
۲. مسجد میں اضافہ کرنا
۳. مسجد کو توسیع دینا
۴. مسجد کی مرمت کرنا
۵. اس میں چٹائیاں' فرش فروش' دریاں' قالین وغیرہ بچھانا
۶. دیواروں پر قلعی' رنگ و روغن کرنا' جھاڑو دینا' صفائی کرنا
۷. اس میں روشنی اور زیب و زینت کرنا۔
۸. اس میں نماز پڑھنا' تلاوت قرآن کرنا' ذکر و اذکار مسنونہ ادا کرنا۔
۹. اس میں درس و تدریس کرنا۔
۱۰. عبادت کے لیے وہاں داخل ہونا اور اکثر آتے جاتے رہنا
۱۱. اذان و تکبیر کہنا

۱۲۔ جماعت قائم کرنا
۱۳۔ دنیوی باتیں نہ کرنا' خرید و فروخت سے منع کرنا۔
۱۴۔ ہر اس چیز سے مسجد کو بچانا جو مسجد کی عظمت کے منافی ہو۔ وغیرہ
(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ تفسیر خازن' کبیر' روح البیان' مظہری وغیرہ)
" تعمیر مسجد" کے اس جامع مفہوم میں تمام امور کی ادیگی کا حق صرف اہل اسلام کے لیے ہے۔ کافر' مشرک اور مرتد کو ان میں سے کسی امر کی ادائیگی کا حق نہیں۔ اگر کافر' مشرک یا مرتد مسجد کی تعمیر کرنا چاہے تو اسے منع کردیا جائے بلکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ تعمیر مساجد میں ان سے چندہ وغیرہ بھی وصول نہ کریں۔
رب کریم ارشاد فرماتا ہے
ماکان للمشرکین ان یعمروا مسٰجد اللّٰہ شٰھدین علی انفسھم بالکفر اؤلٰئک حبطت اعمالھم و فی النار ھم خٰلدون ٥ انما یعمر مسٰجد اللّٰہ من امن باللّٰہ والیوم الاخر واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللّٰہ فعسیٰ اولٰئک ان یکونوا من المھتدین ٥ التوبہ ۱۷' ۱۸
ترجمہ۔ مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر۔ ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے۔ اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (کنزالایمان)
ان آیات کریمہ کے شان نزول میں مفسرین نے بیان کیا کہ قریش کے روساء کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور ان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بھی تھے۔ (اس وقت تک یہ اسلام نہیں لائے تھے) ان کو صحابہ کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضیٰ نے تو خاص حضرت عباس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت ست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری خامیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں ہم تم سے افضل ہیں۔ ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں۔ کعبہ کی خدمت کرتے ہیں۔ حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اسیروں کو رہا کراتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کو آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کرنے کیلئے۔ تو جو خدا کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد کو آباد کرے گا۔
(صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ صحیح ابن حبان۔ تفسیر ابن ابی حاتم۔ تفسیر ابن کثیر۔ خازن۔ روح البیان۔ مظہری۔ روح المعانی۔ کبیر۔ اسباب نزول۔ خزائن العرفان وغیرہ)
حضرت مُلّاجیون استاد شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

" روی فی نزولها ان عباسا رضی اللہ تعالی عنہ لماسبی حین کان مشرکا عرض الصحابتہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم الاسلام علیہ ولاموہ علی الشرک فقال انتم غیر مفضلین منا وانا نساویکم نشتغل بتعمیر المسجد الحرام و نظمہ ونسقی الحاج ونعتق رقابا فنزلت(التفسرات الاحمدیہ ــــ ص ۴۵۲ مطبع بمبئی)

ان آیات کے شان نزول میں بیان کیا گیا ہے حالت کفرو شرک میں جب حضرت عباس قیدی ہوئے۔ صحابہ کرام نے ان پر اسلام پیش کیا۔ حضرت علی مرتضیٰ نے ان پر ملامت کی۔ حضرت عباس نے کہا کہ تم ہم سے سے افضل نہیں ہو بلکہ ہم تمہارے مساوی ہیں۔ ہم مسجد حرام کی تعمیر میں مشغول رہتے ہیں۔ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اسیروں کی رہائی کراتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت مُلّا جیون ان آیات کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

" والمعنی ماصح للمشرکین وماستقام لھم تعمیر المساجد حال کونھم شاھدین علی انفسھم بالکفر یعنی لایستقم لھم الجمع بین المتنا فیین عمارۃ بیت اللہ وعبادۃ غیرہ انما یعمر المساجد من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ ولم یخش الااللہ المومنون الجامعون للکمالات العلمیہ والعملیہ فالمقصود ان اللہ تعالی منع المشرکین عن تعمیر المساجد حال کونھم علی الشرک واجاز ذلک التعمیر لمن کان جامعاللصفات المزکورۃ خاصتہ"

(التفسیرات الاحمدیہ۔ ص ۴۵۴)

آیت کا معنی یہ ہے کہ مشرکین کے لیے جائز نہیں اور نہ انہیں ہی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کریں دراں حالیکہ وہ اپنے کفرو شرک پر خود عملی اور قولی گواہی دے رہے ہیں۔ بت پرستی بھی کریں اور خدمت کعبہ بھی۔ حضور اکرم کا انکار بھی کریں اور حاجیوں کی خدمت بھی)۔ یہ تو اجتماع ضدین ہے جو محال ہے۔ مسجدوں کی آبادی کا حق صرف انہیں ہے جو ایمان لائیں اللہ تعالیٰ پر نبی کے ذریعے۔ قیامت کو نبی کے ذریعے مانیں۔ یعنی اسلام کے تمام ارکان پر ایمان لائیں۔ عملی طور پر نماز اداکریں اور زکوٰۃ دیں۔ دین میں خدا کے سوا کسی سے نہ ڈریں ایسے کمالات علمیہ اور عملیہ کے مومن ہی مسجدوں کو آباد کرنے کے مستحق ہیں۔ ان آیات سے مقصود یہ ہے کہ

۱. کافروں کو (حالت کفر میں) مساجد کی تعمیر سے روک دیا جائے۔

۲. صفات مذکورہ کے حامل مومنوں کے لئے تعمیر مساجد جائز ہے۔

خلاصہ کلام کے طور پر حضرت مُلّا جیون علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

فعلم منہ ان البناء الجدید ممنوع للکفر بالطریق الاولی فان اراد کافران یبنی مساجد اویعمر ھا

بمنع منه وهو المفهوم من النص وان لم یعمل علیه روایته۔ (تفسیرات احمدیہ۔ ص ۴۵۴)

۱. کافر کو مسجد جدید بنانے سے روک دیا جائے۔
۲. اگر کافر مسجد بنانا چاہے یا اس کی آبادی کا ارادہ کرے تو اسے منع کردیا جائے۔

تفسیر خازن میں ہے:

"**فنزلت هذه الآیه ماکان للمشرکین ای ما ینبغی للمشرکین ان یعمروا مساجد الله اوجب الله علی المسلمین منعم من ذلک لان المساجد انما تعمر لعبادہ الله تعالی وحدہ فمن کان کافرا بالله فلیس له ان یعمر مساجد الله....**"

(تفسیر خازن، جلد ۲ ص ۲۲۲)

مشرکین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسجدوں کی تعمیر کریں۔ اللہ تعالی نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو مسجد کی تعمیر سے روک دیں۔ اس لئے کہ مسجد تو اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ پس جو شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اسے مسجد کی تعمیر کا کوئی حق نہیں۔

امام فخرالدین رازی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"لیس للکافر ان یقدم علی مرمة المساجد وانما لم یجز له ذلک لان المسجد موضع العبادة فیجب ان یکون معظما والکافر یھینه ولا یعظمه ایضا الکافر نجس فی الحکم لقوله تعالی انما المشرکون نجس وتطھیر المساجد واجب لقوله تعالی ان طھرا بیتی للطائفین وایضا الکافر لا یحترز من النجاسات فدخوله فی المسجد تلویث للمسجد وذلک قد یودی الی فساد عبادة المسلمین وایضا اقدامه علی مرمة المسجد یجری مجری الانعام علی المسلمین ولا یجوز ان یصیر الکافر صاحب المنة علی المسلمین" (تفسیر کبیر جلد ۱۶ ص ۷ طبع ایران)

کافر کے لئے مسجد کی تعمیر کرنا جائز نہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ مسجد عبادت کی جگہ ہے۔ پس مسجد کا معظم ہونا واجب ہے اور کافر مسجد کی توہین کرتا ہے اس کی تعظیم نہیں کرتا۔ نیز کافر حکماً نجس ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: مشرکین نجس ہیں۔ اور مساجد کی پاکیزگی واجب ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے پاک کرو" اس وجہ سے بھی کہ کافر نجاست سے نہیں بچتا۔ لہذا مسجد میں اسکے داخل ہونے سے مسجد ناپاک ہوگی اور اس سے مسلمانوں کی عبادت میں حرج ہوگا۔ نیز کفار کی تعمیر مساجد سے مسلمانوں پر ان کا احسان ہوگا اور کفار سے مسلمانوں پر احسان کرانا جائز نہیں۔

بیہقی زمانہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"**یجب علی المسلمین منعھم من ذلک لان مساجد الله انما یعمر لعبادة الله وحده فمن کان کافرا بالله فلیس من شانه ان یعمر مساجدالله.**"

(تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۱۲۶ طبع کوئٹہ)

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کفار کو تعمیر مساجد سے منع کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مساجد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا منکر ہو اس کو مساجد بنانے کا کوئی حق نہیں۔

امام فخرالدین رازی علیہ رحمتہ الباری نے آیت مذکورہ سے مسائل کے استنباط کے ضمن میں فرمایا:

قال الواحدی : دلت علی ان الکفار ممنوعون من عمارة مسجد من مساجد المسلمین و
او حی بھا لم تقبل وصیتہ ویمتنع عن دخول المساجد وان دخل بغیر اذن مسلم استحق التعزیر۔ (تفسیر کبیر۔ جلد ۱۶، ص ۔ ۷، ۸)

آیت مذکورہ بالا دلالت کرتی ہے کہ کافر کو مسجد کی آبادی سے روکا جائے اور اگر کوئی کافر مسجد تعمیر کرنے کی وصیت کرے اس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی اور کافر کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا جائے اگر کوئی کافر مسلمان کی اجازت کے بغیر مسجد میں داخل ہو تو اسے سزا دی جائے۔

آیت مذکورہ کے شان نزول میں تفسیر حقانی میں مزید وضاحت ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایک اقتباس یہاں پیش کردیا جائے:

"مکہ کے بت پرست قدیم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کیا کرتے تھے اور ایام حج میں لوگوں کو پانی بھی پلایا کرتے تھے۔ اسلام کے مقابلہ میں وہ اپنی نیکیوں پر فخر کرتے تھے کہ ہم مجاور بیت اللہ ہیں اور اس کے خادم ہیں۔ ہم سے بڑھ کر خدا کے نزدیک کس کا مرتبہ ہے؟ پھر اس پر بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے لڑنے اور عہد تمام کردینے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ یہود نے بھی اس بارے میں تصدیق کرکے یہی کہا تھا کہ تم عنداللہ بڑے درجے رکھتے ہو۔ اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور مسلمانوں میں سے بھی جو مکہ میں رہتے تھے اور ہجرت کرکے مدینہ میں نہ آئے تھے۔ مسلمانوں کی ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ اور اعانت رسول کریم پر اپنے ان اعمال تعمیر مسجد الحرام اور پانی پلانے کو قوت دیتے تھے چنانچہ حضرت عباس نے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جواب میں جوانہوں نے ملامت کرکے ہجرت کی تاکید کی) یہی کہا تھا۔ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: مشرکین کا کام مساجد الٰہی کی تعمیر کرنا نہیں۔ کس لئے؟ کہ وہ کفر کے مقر اور شرک کے مرتکب ہیں اور مساجد کی آبادی خواہ تعمیر عمارت، خواہ اس کی رونق اور وہاں رہ کر عبادت کرنا خلوص اور توحید پر مبنی ہے۔ سو وہ ان میں کہاں؟

(تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی۔ جلد چہارم ص ۳۰۰ طبع دہلی)

تفسیر حقانی کا یہ اقتباس کسی تبصرے کا محتاج نہیں۔ واشگاف الفاظ میں یہ شہادت دے رہا ہے کہ مسجد کی آبادی کسی کافر کا استحقاق نہیں۔ کافر اگرچہ کسی مسجد کو کتنا عرصہ اپنے زیر تصرف رکھے بزعم خویش اس کا انتظام وانصرام کرے، لیکن اس کا کفر اسے اس استحقاق سے محروم رکھتا ہے۔

مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس بقعہ مقدسہ کو جسے کافر مسجد سمجھ کر آباد رکھے ہوئے ہے اس کے تصرف سے آزاد کرائے اور اس کی آبادی میں خود کوشش کرے۔

آیت مبارکہ کی یہی تفسیر (باختلاف الفاظ) علامہ جلال الدین محلی شافعی' قاضی ناصر الدین بیضاوی شافعی' علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری نے (عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۴ ص ۲۰۷) میں فرمائی ہے۔

مولوی جناب اشرف علی تھانوی نے سورۃ توبہ کی ان آیات کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"مشرکین کی یہ لیاقت ہی نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر کفر کا اقرار کررہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکارت ہیں۔ اور دوزخ میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں اور نماز کی پابندی کریں اور زکواۃ دیں اور بجز اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

(ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی)

آیت مبارکہ مذکورہ بالا **انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ الخ**

اگر جملہ خبریہ ہوتو اس کی حکایت کو اللہ کریم نے بیان فرما کر ثابت رکھا ہے اس کی تردید یا تنسیخ نہیں فرمائی اور اگر بطور امر اسلامی قانون ہوتو بھی حکم ظاہر ہے حکومت اسلامیہ اور خود مسلمانوں پر اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

احکام سابقہ کی تائید اس ارشاد سے ہوتی ہے۔

ومالھم الا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام وماکانوا اولیاؤہ ان اولیاؤہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون

(سورہ انفال : ۳۴)

ترجمہ۔ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں اور وہ اس کے اہل نہیں اسکے اولیا تو پرہیز گار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں۔

مفسر کبیر علامہ جلال الدین محلی شافعی (جو اپنی تفسیر میں سب سے قوی روایت لکھتے ہیں) اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔

(وماکانوا اولیاؤہ) مستحقین ولایۃ امرہ مع شرکھم وھو رد لما کانوا یقولون نحن ولاۃ البیت والحرم فنصد من نشاء وندخل من نشاء (ان اولیاؤہ الا المتقون) من الشرک لا یعبدون فیہ وقیل الضمیر ان اللہ (ولکن اکثرھم لا یعلمون) ان لا ولایۃ لھم علیہ

(جلالین)

کفار مکہ حرم کے متولی بننے کے مستحق نہیں کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ اس آیت میں ان لوگوں کا رد

ہے جو یہ کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ اور حرم کے متولی ہیں۔ جسے چاہیں بیت اللہ میں داخل ہونے سے روک دیں اور جسے چاہیں داخل ہونے کی اجازت دیں (حدیبیہ کے سال انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیت اللہ سے روک کر انہوں نے ایسا کیا تھا) حرم کے متولی تو وہ ہیں جو کفر اور شرک سے بچتے ہیں۔ اس میں غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ حرم پر ان کی کوئی ولایت نہیں نہ انہیں اس میں تصرف کا حق ہے۔

(بعض مفسرین نے اولیاؤہ میں دونوں جگہ ضمیر غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات قرار دیا ہے)

مولانا عبدالحق نے ان آیات کا ترجمہ یوں کیا:

"اور یہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو پرہیز گار ہی ہیں۔" (تفسیر حقانی۔ ج ۲۔ ص ۱۸۴)

سورۃ انفال کی اس آیت وماکانوا اولیاؤہ ان اولیاؤہ الا المتقون میں اولیاؤہ سے مراد متولی اور متصرف کے ہیں۔ تفسیر مدارک میں ہے:

(وماکانو اولیاؤہ) وما استحقوا مع اشراکھم وعداوتھم الدین ان یکونوا ولاۃ امرالحرم (ان اولیاؤہ الا المتقون) من المسلمین (مدارک علی حاشیہ خازن۔ جلد ۲ ص ۱۹۴)

دین کی عداوت اور شرک پر قائم رہتے ہوئے کفار مکہ حرم کے متولی و متصرف رہنے کے اہل نہیں اس کے متولی تو مسلمانوں میں سے پرہیز گار لوگ ہیں۔

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے بھی اس آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے۔

(تفسیر حقانی جلد ۴ ص ۱۸۴)

" (**وماکانوا اولیاؤہ**) اور وہ مسجد حرام کے متولی ہونے کے قابل نہیں .... (**ان اولیاؤہ الا المتقون**) نہیں ہیں حق دار کعبہ کے مگر متقی۔ یعنی وہی لوگ کعبہ کے حقدار ہیں جو شرک سے پرہیز رکھنے والے ہیں۔

(اردو ترجمہ مظہری۔ جلد ۵ ص ۹۳، ۹۴ طبع دہلی)

جناب مودودی صاحب نے اس آیت میں ولی کا ترجمہ متولی کیا ہے۔ تفسیری حواشی میں مزید لکھا:

"..... محض میراث میں مجاورت اور تولیت پالینے سے کوئی شخص یا گروہ کسی عبادت گاہ کا جائز مجاور و متولی نہیں ہوسکتا۔ جائز مجاور و متولی تو صرف خدا ترس اور پرہیز گار لوگ ہی ہوسکتے ہیں۔"

(تفہیم القرآن جلد ۲ ص ۱۴۳)

جناب مودودی صاحب کی اس عبارت نے واضح بتایا کہ

۱۔ کافر و مشرک کسی عبادت کا جائز متولی اور مجاور نہیں ہو سکتا۔

2۔ اگر کوئی عبادت گاہ، مسجد وغیرہ میراث میں کسی کافر کے حصے میں آئے تو بھی کافر اس کا جائز متولی

اور مجاور نہیں بن سکتا. جیسا کہ بیت اللہ پر اگرچہ مشرکین کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم بطور میراث اس کے متولی، متصرف اور مجاور ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے دعویٰ کو باطل کردیا اور فرمایا وراثت یا ملکیت کے طور پر بھی تم بیت اللہ، مسجد یا کسی عبادت گاہ کے جائز متولی اور مجاور نہیں رہ سکتے.

صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے تفسیری حواشی میں لکھتے ہیں.

" اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا (یہ مشرک لوگ) کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ وہ مشرک ہیں " (خزائن العرفان حاشیہ کنزالایمان)

علامہ ابو بکر جصاص حنفی (متوفی - ۳۷۰ ھ) نے مساجد پر کافروں کی تولیت اور تصرفات پر فیصلہ کن ارشاد فرمایا. لکھتے ہیں:

"فاقتضت الآية منع الكفار من دخول المساجد ومن بنائها وتولى مصالحها والقيام بهالا نتظام اللفظ الا مرين" .(احکام القرآن جلد ۳ ص ۸۷ طبع لاہور)

اس آیت (**ماكان للمشركين ان يعمرو امساجد الله**) کا مقتضی یہ ہے کہ کفار کو مسجد میں داخل ہونے، مساجد بنانے، اس کے مصالح کے انتظام کرنے اور اس کا نگران بننے سے روک دیا جائے. کیونکہ لفظ تعمیر ان دونوں باتوں کو شامل ہے.

علامہ ابوبکر مرغینانی صاحب ہدایہ (متوفی ۵۹۳ ھ)، علامہ ملا نظام الدین (متوفی ۱۱۵۷ ھ) جامع فتاویٰ عالمگیری اور علامہ ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ ھ) وغیرہ فقہاء کرام نے بھی تصریح فرمائی ہے کہ کافر کو مسجد کی تولیت کا کوئی حق نہیں. ان کا کفران کے استحقاق تولیت کو باطل کردیتا ہے.

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کی صریح نصوص، احادیث طیبہ، مفسرین کے تفسیری فوائد اور اجلہ فقہاء کی تصریحات ان امور پر متفق ہیں کہ

1- مسجد کی آبادی کا حق صرف مسلمان کو ہے.

2- کافر بوجہ کفر مسجد کا منتظم، متولی اور متصرف نہیں رہ سکتا.

3- کافر کو مسجد میں بلاوجہ آنے سے روک دیا جائے.

4- حکومت اسلامیہ اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان احکام پر عمل کریں.

5- اگر کوئی کافر ان احکام کی خلاف ورزی کرے تو اسے تعزیرا سزا دی جائے.

واللہ تعالی اعلم وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

برِّ عظیم پاک و ہند میں سُنّی عُلَمَاءِ و مَشائخ کی علمی و عملی کاوشیں
بسلسلہ ردِّ قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہو۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور (بھارتی پنجاب) میں پیدا ہوا۔ باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا

(۲) مروجہ علوم عربی، فارسی طب وغیرہ میں معمولی شد بد حاصل کر کے ۱۸۶۴ء میں ڈی سی۔ سیالکوٹ کی کچہری میں اہل مد بھرتی ہوا۔ چار سال تک وہاں ملازمت کرتا رہا

(۳) ۱۸۷۹ء میں پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھنے کا اشتہار دیا اور چندہ کی اپیل کی۔

(۴) ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک صرف چار جلدوں پر مشتمل "براہین احمدیہ" شائع کی اور اسی پر اکتفا کیا۔ اور دعویٰ کیا کہ وہ "مامور من اللہ" اور "مجدد" ہے۔

(۵) ۱۸۸۶ء میں "سرمہ چشمہ آریہ" تصنیف کی اور آریہ کے مقابل مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت پائی اس عرصہ میں عیسائی پادریوں سے مناظرے بھی کرتا رہا۔

(۶) ۱۸۹۱ء تک بظاہر اہل سنت کے عقاید اور اعمال کے مطابق تبلیغ کرتا رہا۔

(۷) ۱۸۹۱ء میں "مثیل مسیح" ہونے کا دعویٰ کیا۔ "مثیل مسیح" ہونے کا دعویٰ زیادہ دیر نہ رہا۔ بعد ازاں "مسیح موعود" بن بیٹھا اور حیاتِ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا انکار کر دیا۔

(۸) دس سال بعد نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ ابتدا "ظلی و بروزی نبوت" کا دعویٰ کیا۔ جلد ہی ظل و بروز کا جال اتار دیا۔ "مستقل نبی" اور "صاحب شریعت نبی" ہونے کا دعویٰ کیا۔

(۹) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ہیضہ (دست اور قے) سے لاہور میں مرگیا۔ اور قادیان میں دفن ہوا۔

قادیانی دھرم اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک کو سمجھنے کے لئے اس دور میں سیاسی اور مذہبی حالات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو تاکہ اس تحریک کے صحیح خدوخال واضح ہوں۔

(۱) ۱۸۶۰ء میں "تعزیرات ہند" کو ترتیب دیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ ہر آدمی کو مذہبی "تبلیغ کی اجازت" ہے۔ گویا برِّ عظیم کے مسلمانوں میں مذہبی انتشار پھیلانے والوں کو قانونی تحفظ دے دیا گیا۔

(۲) ۱۸۸۰ء میں برٹش گورنمنٹ نے مذہبی امدادی فنڈ کا اجراء کیا۔ اسی سال " براہین احمدیہ " کی اشاعت کے لئے چندہ کی اپیل شائع ہوئی۔ تاکہ " برٹش ایڈ " چندہ کے روپ میں ہضم کیا جاسکے۔
(۳) اسی عرصہ میں " دارالعلوم دیوبند " کی بنیاد رکھی گئی۔ جو انگریزی حمایت میں پیش پیش رہا۔
(۴) ۱۸۷۳ء میں " تحذیرُ النّاس " لکھی گئی جس میں " اجرائے نبوت " کو ممکن بتایا گیا۔

شیخ ملت باحدیث دل نشیں
بر مراد "او" کند تجدید دیں

مرزا غلام احمد کی لغویات ، ضلالات اور کفریات کے ردوابطال میں علماء و مشائخ اہل سنت (شکراللہ سعیھم) کی مساعی بڑی وسیع ہیں۔ یہ علمی و عملی سرگرمیاں بصیرت افروز بھی ہیں اور ہمت افزا بھی۔

قادیانیت کی تردید میں سنی علماء اور مشائخ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سے

- مناظرے کئے۔
- کتابیں لکھیں۔
- فتاویٰ جاری کئے۔
- اشتہارات شائع کئے۔
- مرزا اور مرزائیوں کو ذلیل کرنے کے لئے ان پر دعوے دائر کئے۔ ان مقدمات میں مرزا اور اس کے متبعین کو ذلت و خواری اٹھانا پڑی۔

مرزائیت کی تردید میں اہلسنت کے علماء و مشائخ کے علاوہ اگرچہ دیگر فرقوں کے اکابر نے بھی حصہ لیا۔ مگر ان کی مساعی بہت بعد کی ہیں اور بہت محدود ہیں۔ اس وقت ہمارے مقالہ میں صرف سنی علماء ومشائخ کی علمی اور عملی کاوشوں کا ذکر ہوگا۔ کیونکہ مقالہ کا عنوان اسی امر کا متقاضی ہے۔

برِّعظیم کے سنی علماء ومشائخ ، جنہوں نے قادیانیت کا بھرپور رد فرمایا اس کثیر تعداد میں ہیں کہ کسی ایک فہرست میں ان کا شمار بہت مشکل ہے۔ یہاں صرف چند جید علماء و مشائخ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سنی علماء و مشائخ کے قادیانیت کے تردیدی کارناموں کو سہولت کے لئے ہم چار ادوار میں تقسیم کرلیتے ہیں۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کی موت تک
(۲) مرزا قادیانی کی موت سے لے کر قیام پاکستان تک
(۳) ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت
(۴) ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت اور اسکے بعد

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں جن اکابر علماء اہل سنت نے اس کے دعاوی باطلہ کی علمی اور عملی تردید فرمائی ان میں درج ذیل نام سرفہرست ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی
حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری	حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی
مولانا غلام دستگیر قصوری	مولانا کرم الدین
مولانا غلام قادر بھیروی	مولانا فقیر محمد جہلمی
مولانا اصغر علی روحی	مولانا رحمت اللہ کیرانوی
مولانا غلام اللہ قصوری	مولانا حامد رضا بریلوی
مولانا محمد عبداللہ گجراتی	پیر ضیاءُ الدین سیالوی
مولانا دیدار علی الوری	مفتی محمد عبداللہ ٹونکی
پیر معظم الدین مرولہ والہ	پیر محمد حسین مراد آبادی
مفتی عبدالغفار گوالیار	مولانا لطف اللہ حیدر آباد
مولانا عبداللہ گڑھی پٹھاناں، راولپنڈی	مولانا کلیم اللہ مچھیانہ گجرات
پیر خلیل الرحمٰن ہانسوی	مولانا ابوالخیری مجددی دہلوی
قاضی سلطان محمود آئی اعوان، گجرات	مولانا غلام محمد بگوی
مولانا عبدالسمیع رامپوری	پیر عبدالخالق جہاں خیلاں
پیر عبدالرحمٰن چھوہروی	شیخ نظام الدین بریلوی
پیر سراج الحق کرنالوی	مولانا نواب الدین سنگوہی
پیر سید عبدالغفار باجہ خیلاں	پیر محمد چراغ چکوڑی بھیلووال گجرات
پیر عبدالعزیز چاچڑ شریف	پیر غلام فرید چاچڑ شریف
پیر احمد علی بٹالوی	مولانا احمد بھوئی
مولانا عبداللہ جلو موڑ	مولانا نور احمد ملتانی
مولانا محمد نورالحق شاہ پور	مولانا شاہ عبدالعزیز باغبانپوری
مولانا محمد غازی راولپنڈی	مولانا سراج الدین گولڑا
مولانا غلام مصطفیٰ لاہور	مولانا محکم الدین لاہور
مولانا عبداللطیف افغانی	مولانا جمال الدین راولپنڈی
مولانا محمود الدین ڈیرہ غازی خاں	مولانا غلام احمد لاہور
مولانا عبدالرحیم واعظ، لاہور	مولانا شہاب الدین مرولہ

مولانا فتح محمد جموں   دیگر علماء اور مشائخ   ؎۱

مرزا قادیانی نے ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو اپنے مخالفین اور مکذبین چھیاسی (۸۶) علماء کی جو فہرست شائع کی ان میں اکثریت سنی حضرات تھے

تردید مرزائیت میں علمی محاذ اور تحریری خدمات

(۱) **المقالہ المسفرہ عن احکام البدعۃ المکفرۃ** (۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء) تصنیف امام احمد رضا محدث بریلوی

(۲) **السوء والعقاب علی المسیح الکذاب** (ربیع الاول ۱۳۲۰ھ/ اگست ۱۹۰۲ء) تصنیف امام احمد رضا محدث بریلوی

اس کتاب کا موضوع ہے: مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں. ان سے کسی مسلمان کا نکاح باطل ہے.

(۳) **المستند بناء نجاۃ الابد** (۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء)

مولانا فضل رسول بدایونی کی کتاب پر عربی میں حاشیہ ازامام احمد رضا بریلوی

ان حواشی میں امام احمد رضا نے نئے پیدا ہونے والے گمراہ فرقوں اور ان کے قائدین کا ذکر کیا ہے. اس میں مرزائی قادیانی کے بارے میں آپ کے فتوے کے الفاظ ملاحظہ ہوں

ومن ھٰھنا ظھر کفر ماتفوہ بہ المرزا القادیانی احد الدجالین الکذابین الذین اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخروجھم وقد خرج ھٰذا فی العصر فی قادیان من فنجاب .... ص ۱۵۵

ماسبق کی بحث سے مرزا قادیان کا کفر ظاہر ہوگیا ہے. یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ہے. جن کے خروج کی خبر صادق و مصدوق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی. یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانہ میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا.

(۴) **قہر الدیان علی مرتد بقادیان** (۱۳۲۳ھ/ جولائی ۱۹۰۵ء)

مرزا قادیانی کو دعوت مناظرہ ' شرائط مناظرہ ' طریق مناظرہ 'مبادی مناظرہ. مصنفہ امام احمد رضا

نوٹ: اسی نام کا ایک ماہواری رسالہ کے چند شمارے مولانا حسن رضا برادر اصغرامام احمد رضا کے زیر ادارت شائع ہوئے.

؎۱ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

(الف) تذکرہ اکابر اہل سنت' مرتبہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری

(ب) تذکرہ علماء اہل سنت لاہور' مرتبہ علامہ اقبال احمد فاروقی

(ج) مہر منیر' مرتبہ مولانا فیض احمد فیضی (د) تازیانہ عبرت' مرتبہ مولانا کرم الدین

(۵) **جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ** (رجب ۱۳۱۷ھ/ دسمبر ۱۸۹۹ء)
تصنیف امام احمد رضا محدث بریلوی
ختم نبوت کے مطلب ایمانی پر ایک سو بیس (۱۲۰) اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے کتاب مذکورہ کا طغریٰ ہیں
اس کتاب **مستطاب** پر عرب و عجم کے جن علمائے کرام نے تصدیق فرمائی وہ یہ ہیں.
مولانا شیخ احمد مکی، مدرس مکہ **معظمہ**
مولانا حامد رضا بریلوی
مولانا نصیر الدین حسن خان
مولانا مطیع الرسول عبد المقتدر بدایونی
مولانا عبد القیوم قادری بدایونی
مولانا مفتی محمد عبد اللہ لاہور
مولانا محمد اسمٰعیل لاہور
مولانا غلام احمد لاہور
مولانا محمد ذاکر بگوی
مولانا غلام محمد بگوی
مولانا محمد عبد الرشید دہلوی
مولانا قاضی ظفر الدین
مولانا احمد حسن کانپوری
مولانا لطف اللہ علی گڑھی
مولانا جان احمد حسن
مولانا عبد السمیع رامپوری
اور دیوبندی اکابر

(۶) **حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین** (۱۳۲۴ھ . ۱۹۰۶ء) دور حاضر میں پیدا ہونے والے باطل فرقوں کا رد جلیل، علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ سے موید یہ کتاب امام احمد رضا محدث بریلوی کی معرکۃ الاراء تصانیف میں سے ہے. دیگر قائدین فتنوں کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کفریات اور ارتداد کا بیان ہے.

(۷) **رسالہ باب العقائد والکلام** (۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء)
امام احمد رضا محدث بریلوی کی یہ تصنیف فتاویٰ رضویہ (جہازی سائز) جلد اول کے ۷۳۵ تا ۷۴۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے.

(۸) **المبین ختم النبیین** (۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)
ختم نبوت پر بے مثال کتاب امام احمد رضا محدث بریلوی کی تصنیف ہے۔ ختم نبوت مشہور آیت کریمہ میں "الف لام" استغراقی ہے۔ عہد خارجی نہیں۔ یعنی ہر قسم کی نبوت کے خاتم حضور پر نور سیدالابرار مدنی تاجدار ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا امکان نہیں۔

(۹) **الجراز الدیانی علی مرتد قادیانی** (۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء)
حیات حضرت مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اعتراضات کا حقانیت افروز جواب امام احمد رضا محدث بریلوی کی تصنیف ہے

(۱۰) متفرق فتاویٰ مندرجہ فتاویٰ رضویہ' احکام شریعت' عرفان شریعت' فتاویٰ افریقہ' اور دیگر مصنفات' امام احمد رضامحدث بریلوی نے زندگی بھر عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ آپ کے فتاویٰ میں مرزا قادیانی کے ارتداد اور اس کے متبعین کے احکام بکثرت موجود ہیں۔

(۱۱) **الصارم الربانی علی اسراف القادیانی** (۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء)
حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کی یہ محققانہ تصنیف پٹنہ سے پہلی بار ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔
اس پر تقریظ میں امام احمد رضا بریلوی نے لکھا:

ولقد تفرعن وتشتیطن رجل من قادیان قریہ من الفنجاب فادعی ان خروجہ ھو المراد بنزول عیسی علیہ السلام وانہ ھوالمسیح الموعود وقد بین فساد قولہ و ضلال زعمہ ابین وجہ واوضحہ الولدالاعز محمد المعروف بالمولوی حامد رضا خان..فکتب فی ذالک رسالۃ حسنۃ سما ھاالصارم الربانی علی اسراف القادیانی فکفی واکتفی وشفی واشتفی....

پنجاب کے قریہ قادیان سے ایک بدبخت نے شیطان اور فرعون کا روپ دھارا۔ اس نے دعویٰ کیا اس کا خروج ہی نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ اس بدبخت کے دعوے کے فساد اور اس کے زعم کے ضلال کے نہایت واضح اور بین دلائل سے میرے لخت جگر مولوی محمد حامد رضا بریلوی نے بیان کیا ہے.... اس نے اس سلسلہ میں ایک خوبصورت رسالہ بنام الصارم الربانی علی اسراف القادیانی لکھا ہے۔ (قادیانی مرزا کی گمراہی پر اللہ کی تلوار)
اس رسالہ میں کافی و شافی دلائل ہیں

(۱۲) **رجم الشیاطین براغلوطات البراہین**
عارف کامل مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۸۹۷ء) کی یہ تصنیف ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۵ء میں شائع ہوئی۔ براہین احمدیہ کی اشاعت کے اگلے سال مولانا موصوف نے اس کے دعووں کا بطلان کتاب مذکور میں پیش کردیا۔

(۱۳) **فتح الرحمانی بدفع کید قادیانی** مولانا غلام دستگیر قصوری کی یہ بلند پایہ تصنیف آپ کے وصال سے ایک سال قبل (۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا موضوع مرزا قادیانی کے مکروفریب کے جال کو تار تار کرنا ہے۔

(۱۴) **تحقیقات دستگیریہ فی ہفوات براہینیہ**

مولانا غلام دستگیر قصوری (م ۱۸۹۷ء) نے براہین احمدیہ کے ہفوات و ضلالات کو محققانہ انداز میں پیش کیا۔

(۱۵) **شمس الهدایہ فی اثبات حیات المسیح** (۱۳۱۷ھ/۱۹۰۰ء)

عارف کامل پیر مہر علی شاہ گولڑوی (م ۱۹۳۷ء) کی محققانہ تصنیف ہے۔ جس میں آپ نے مرزا کے دعوئ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باطل کردیا۔

(۱۶) سیف چشتیائی (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۲ء)

مرزا قادیانی کی کتاب "اعجاز المسیح" (عربی) پر ایک سو اعتراضات اور اشکالات اور مولوی محمد احسن مرزائی کی کتاب شمس بازغہ کے رد میں بے مثال کتاب حضرت پیر مہر علی گولڑوی کی شاہکار تصنیف ہے۔ متعدد مرزائی اس کتاب کو پڑھ کر تائب ہو چکے ہیں۔

(۱۷) راست بیانی بر شکست قادیانی

حضرت خواجہ پیر مہر علی گولڑوی اور مرزا قادیانی کے درمیان ختم نبوت کی بعض مباحث پر مشتمل دلچسپ کتاب ہے۔

(۱۸) **الالہام الصحیح فی اثبات حیاۃ المسیح** (۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء)

مولانا غلام رسول شہید امرتسری کی یہ تصنیف حیات حضرت مسیح علیہ السلام اور تردید مرزا قادیانی میں عربی زبان میں ہے۔

(۱۹) اردو ترجمہ تصدیق المسیح

فاضل جلیل مولانا فقیر محمد جہلمی (مولف حدائق **الحنفیہ**) کی حیات مسیح علیہ السلام پر عمدہ تصنیف ہے۔ مرزا قادیانی کے اباطیل کا ردِ بلیغ ہے۔

(۲۰) فوائد فریدیہ (۱۳۱۹ھ/۱۹۰۰ء سے پہلے لکھی گئی)

بحر معرفت حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے مسلک توحید اور اعتقادی مسائل کے ضمن میں مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ فرمایا۔ مرزا کو کافر' ناری اور جہنمی لکھا۔

استدراک

مرزا قادیانی کے دعوئے نبوت سے قبل' اس کے عیسائی اور آریوں سے مناظرات اور تحریرات سے متاثر ہو کر بعض علماء نے اس کو عمدہ لفظوں سے یاد کیا۔ اس کی مناظرانہ حیثیت کے پیش نظر اس

کی تائید کی ان میں خواجہ غلام فرید چاچڑاں، مولوی محمد حسین بٹالوی (غیر مقلد) اور مولوی رشید احمد گنگوہی (دیوبندی) وغیرہ مشہور ہیں۔ مولوی رشید احمد نے مرزا کو مرد صالح لکھا۔ بعد میں مرزا کی تکفیر میں دوسرے علماء کا ہمنوا بن گیا۔ اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ کی اشاعت پر اپنے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے چھ پرچوں میں کتاب مذکور کو اس صدی کا شاہکار اور مرزا قادیانی کو بے نظیر عالم دین اور صاحب کشف و کرامت ولی اللہ قرار دیا۔ دعویٰ نبوت کے بعد بٹالوی نے مرزا قادیانی کو مرتد قرار دیا۔ حضرت خواجہ غلام فرید نے ۱۸۹۷ء میں مرزائی قادیانی کے دعویٰ باطلہ کی روشنی میں اس کی تکفیر کی۔ چنانچہ مرزا دجال نے اپنی کتاب انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں میاں "غلام فرید چشتی، چاچڑاں" کو اپنے مکذبین اور مکفرین کی فہرست میں درج کیا ہے۔ (مہر منیر ص ۲۰۵، فوائد فریدیہ ص ۲۹) مولوی رشید احمد گنگوہی کے ابتدائی خیالات دربارۂ مرزا کے لئے فتاویٰ قادریہ (مطبوعہ لودھانہ ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) ملاحظہ ہو۔

دیگر علمی مساعی در ردّ مرزا قادیانی

(۲۱)۔ بے نقطہ قصیدہ عربیہ۔ (چالیس اشعار)

مرتبہ سحبان الہند مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی، بھین ضلع جہلم ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو مسجد حکیم حسام الدین سیالکوٹ میں خود یہ قصیدہ علامہ فیضی نے مرزا کو دیا کہ اسے پڑھے۔ لیکن مرزا باوجود بلند تعلیوں کے اس قصیدہ کو پڑھنے سے قاصر رہا۔ اس کا سمجھنا تو دور کی حقیقت تھی۔

۹ مئی ۱۸۹۹ء کو سراج الاخبار، جہلم میں یہ سارا واقعہ درج کیا اور مرزا کو اس کے جواب کا چیلنج دیا۔ بعد ازاں ۱۳۔ اگست ۱۸۹۹ء کو مرزا کو ایک خط بھی لکھا جس میں ہر مناسب شرط کے ساتھ دعوت مقابلہ دی گئی۔ مگر ادھر سے کوئی جواب نہ آیا نہ آنا تھا۔

علامہ فیضی نے ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو سینکڑوں علماء و مشائخ کی موجودگی میں بادشاہی مسجد لاہور میں مرزا کو دعوت مناظرہ دی مگر جواب ندارد۔ **وقذف فی قلوبھم الرعب بما کفروا** ــــــ

(ان کے کفر کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا) ــــــ اور ادھر

وکان حقا علینا نصر المومنین (مومنوں کی مدد ہمارے ذمہ کرم پر ہے)

ارشادات خداوندی کا ظہور ہوا۔ (۲۶)

(۲۲) قصیدہ عربی فارسی

مولانا شیخ محمد عبداللہ، عمر چک گجراتی (م ۱۹۲۱ء) نے ایک منظوم نصیحت نامہ مرزا قادیانی کو لکھا۔ رسالہ شمس الاسلام بھیرہ، ضلع خوشاب کے شمارہ میں شائع ہوا۔

(۲۳) قصیدہ عربیہ فی تردید قصیدہ اعجازیہ
مرزا غلام احمد قادیانی کی اغلاط سے پُر قصیدہ اعجازیہ کا فی الفور ردّ لکھ کر مولانا اصغر علی روحی (م ۱۹۵۴) پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

(۲۴) کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام احمد قادیانی
مولانا قاضی فضل احمد لودھانوی نے ازالہ اوہام کا ردّ ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء میں لکھا۔ جو علماء کی تقاریظ کے ساتھ ۱۸۹۸ء ہی میں لاہور سے طبع ہوا۔

(۲۵) فتویٰ در ابطال نکاح المرتد
مولانا غلام قادر بھیروی (م ۱۹۰۹ء) نے پنجاب میں مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ دیا کہ قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں۔ ان کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام اور ناجائز ہے
علامہ عارف باللہ بھیروی ہی واحد شخصیت ہیں جنہوں نے بیگم شاہی مسجد لاہور میں (جہاں آپ خطیب اور متولی تھے) کی پیشانی پر ایک پتھر نصب کروایا جس پر یہ عبارت کندہ تھی۔
" بالاتفاق انجمن حنفیہ و حکم شرع شریف قرار پایا ہے کہ کوئی وہابی ' رافضی ' نیچری ' مرزائی ' مسجد ہذا میں نہ آئے۔ اور خلاف مذہب حنفی کوئی بات نہ کرے۔
فقیر غلام قادر عفی عنہ متولی بیگم شاہی مسجد "

(۲۶) ہفت روزہ سراج الاخبار ، جہلم
مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی نے ۱۳ ذالحجہ ۱۳۰۳ھ / ۱۱ ستمبر ۱۸۸۶ء کو جہلم سے ایک اخبار جاری فرمایا۔ مولانا ابوالفضل کرم الدین ، بھین اس کے مدیر تھے
اس اخبار نے دیگر فرق باطلہ کے ساتھ ساتھ ردّ مرزا اور قادیانی دھرم میں بے مثال خدمات انجام دیں۔

نوٹ:۔
مولانا کرم الدین راسخ العقیدہ سنی عالم دین تھے۔ اپنے دور کے بداعتقادیت میں مبتلا فرقوں کے خلاف مناظرے کرتے رہے۔ اپنی کتاب " آفتاب ہدایت ردِّ رفض و بدعت " کا انتساب امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی کے نام لکھا۔ بعد میں ان کے لڑکے مولوی مظہر حسین ' دیوبندی ' چکوال نے یہ انتساب حذف کردیا اور کتاب میں جابجا تحریف کرکے اور بے موقع حواشی لکھ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ میرے والد دیوبندیت قبول کرچکے تھے۔ حالانکہ یہ امر خلاف واقع ہے۔

(۲۷) فتاویٰ علماء حرمین شریفین:
امام احمد رضا محدث بریلوی کے رسالہ "القالتہ المسفرہ" (۱۳۰۱ھ) کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری کے رسالہ "رجم الشیاطین" پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی (شیخ الاسلام ترکیہ سلطنت) اور علماء حرمین نے تصدیقات لکھیں اور مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا۔ لیکن مولانا قصوری نے اصلاح کی غرض سے ان فتاویٰ کو ۱۳۱۲ھ تک شائع نہ کیا۔ جب اصلاح کی امید ختم ہوگئی تو ان فتاویٰ کو شائع فرمادیا۔ جس کے نتیجے میں مرزا سے مباہلہ ہوا۔ (۲۷)
اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں آرہی ہے۔

(۲۸) **اتمام الحجتہ عمن اعرض عن الحجتہ** (غیر مطبوعہ)
مرزا قادیانی فریضہ اسلام حج کرنے سے اعراض کرتا رہا تاآنکہ اسی حالت میں مرگیا۔ مولانا اصغر علی روحی نے مرزا کی تردید میں یہ رسالہ لکھا۔

(۲۹) **بشارت محمدی فی ابطال رسالت قادیانی**
مولفہ مولانا بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور
حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور شامل نبوت میں مرزا قادیانی کی نقب زنی کی مذموم حرکت کا کافی رد ہے۔

(۳۰) **تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح**
مولانا بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور۔
مرزا قادیانی نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ آپ کی قبر کشمیر میں ہے۔ مولانا موصوف نے دلائل سے اس امر کی تردید کی اور حیات مسیح پر جاودانی تحریر پیش کی۔

(۳۱) تردید امامت کاذبہ
مولفہ مولانا محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور
رد قادیانیت پر مولانا موصوف کی یہ تحریر دلائل سے مزین ہے۔

(۳۲) تردید نبوت قادیانی

(۳۳) تردید معیار صداقت قادیانی

(۳۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا
مذکورہ تین کتابیں ردِ قادیانیت میں مولانا محمد پیر بخش کی انجمن تائید الاسلام، لاہور کی مطبوعہ ہیں۔

(۳۵) ختم نبوت
مصنفہ مولانا مفتی غلام مرتضیٰ ختم نبوت کے موضوع پر مولانا کی یہ تحریر **مستیر** تاحال طبع نہ ہوسکی۔

(۳۶) فیض جاری ملقب بہ ہدیتہ البخاری
مصنفہ مولانا محمد اکرام الدین بخاری

(۳۷) فتویٰ در تردید دعاوی مرزا قادیانی
مولانا ارشاد حسین رامپوری نے یہ کتاب ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۶ء سے قبل لکھی۔ مرزا قادیانی کے باطل دعووں کو اس کی زندگی سراپا شرمندگی میں رد کردیا۔ اس کے جواب سے وہ عاجز رہا۔

مرزا قادیانی کی زندگی میں علماء و مشائخ کی عملی مساعی بسلسلہ رد قادیانیت

(1) ۲ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ/ جنوری ۱۸۹۷ء کو مسجد ملاجید' واقع چہل بیبیاں' موچی دروازہ لاہور۔ مولانا غلام دستگیر قصوری سے مرزا قادیانی نے مباہلہ طے کیا۔ مولانا قصوری موقع پر آئے۔ مگر مرزا قادیانی مقابلہ کے لئے نہ آیا۔ (۱)

(2) مرزا قادیانی کی اعجاز احمدی (جس کو مرزا اپنی جھوٹی نبوت کی تائید میں بطور تحدی پیش کررہاتھا) کی غلط عربی عبارات پر مولانا اصغر علی روحی نے عالمانہ گرفت فرمائی۔ مرزا قادیانی کو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا پڑا (۲)

(3) ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء کو رائے چند دلال مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی کچہری میں اہل سنت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں مرزا قادیانی کو اعتراف کرنا پڑا کہ سیف چشتیائی میں سرقہ مضامین کا جو الزام میں نے اپنی کتاب نزول المسیح میں حضرت پیر مہر علی گولڑوی پر لگایا ہے۔ وہ غلط ہے۔ میں وہ الزام واپس لیتا ہوں۔ اس وقت مرزا قادیانی کی شرمندگی دیدنی تھی۔(۳)

(4) مرشد برحق حضرت صوفی محمد حسین مراد آبادی نے اپنے ممتاز خلیفہ سراج الاولیاء خواجہ شاہ سراج الحق کو کرنال سے لاکر گورداسپور مامور فرمایا۔ تاکہ مرزا قادیانی کے قریب رہ کر اس کا ناطقہ بند کردیا جائے۔ (۴)

(5) مولانا نواب الدین رمداسی خلیفہ خواجہ سراج الحق نے اگست ۱۹۰۳ء میں مرزا کو بازو سے پکڑا اور اسے لاجواب کرتے ہوئے فرمایا:
"اگر خدا کو نبی بنانا ہوتا ہو تجھ جیسے بجو (بدشکل' کریہہ منظر) کو نہ بناتا۔ بلکہ مجھ جیسے وجیہہ کو بناتا۔ مگر نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔" (۵)

(6) خواجہ شاہ سراج الحق چشتی نے سالانہ عرس کی تقریبات کے لئے دسمبر کے آواخر کی تاریخیں مقرر کیں۔
جب کہ عمومی طور پر اولیائے کرام کے اعراس قمری تاریخوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ خواجہ موصوف کا یہ عمل ردِ مرزائیت کے لئے تھا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا سالانہ جلسہ انگریزوں کی خوشنودی

حاصل کرنے کے لئے دسمبر کے آواخر میں کرسمس کے موقعہ پر ہوتا تھا۔ (۶)

(7) امام العارفین خواجہ اللہ بخش تونسوی (م ۱۹۰۱ء) نے مرزا قادیانی کی تردید نہایت موثر انداز میں فرمائی۔ (۷)

یاد رہے کہ خواجہ موصوف کی روحانیت اور علمیت کا ایک زمانہ معترف تھا۔ آپ کی برکت سے پنجاب (متحدہ) میں مرزائیت کی خوب رسوائی ہوئی۔

(8) مجاہد اسلام خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے علاقہ سون سیکسر سے وہ پتھر اکھڑوا دیا جس پر ترکوں کے خلاف لڑنے والوں کے نام کندہ تھے۔ (۷)

یاد رہے جنگ عظیم دوم میں ترکوں کی شکست پر جب کہ عالم اسلام غم زدہ تھا' مرزائیوں نے اظہار مسرت کی خاطر چراغاں کیا۔ انگریزوں کی وقتی فتح پر انہیں مبارک بادی کے پیغامات ارسال کئے۔ خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے اپنے اس عمل سے انگریزوں اور قادیانیوں کے خلاف اظہار نفرت کیا۔

(9). واعظ اسلام مولانا محمد اکرام الدین بخاری لاہوری نے تحریر و تقریر کے ذریعے مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ کیا۔ (۸)

(10) حضرت پیر مہر علی شاہ کا دعوت مناظرہ اور مرزا کی روپوشی

رمضان ۱۳۱۷ھ اوائل ۱۹۰۰ء میں خواجہ گولڑوی نے شمس الہدایۃ تصنیف کی۔ علماء اسلام نے آپ کو داد تحسین دی۔ دوسری طرف قادیان میں تہلکہ پڑ گیا۔ مرزا قادیانی پر اوس پڑ گئی۔ اور وہ مبہوت ہو کر لاجواب ہوا۔ جھوٹا بھرم رکھنے کو حکیم نورالدین بھیروی (دست راست مرزا قادیانی' اور مرزا کے مرنے کے بعد مرزائیوں کے خلیفہ اول) نے اپنے مکتوب محررہ ۲۰۔فروری ۱۹۰۰ء بارہ سوالات لکھ کر حضرت پیر صاحب گولڑہ کو جواب دینے کے لئے روانہ کیا۔ تاجدار گولڑہ نے ان سوالات کا فوری شافی جواب لکھ کر ارسال کردیا اور ساتھ ہی ایک سوال حقیقت معجزہ سے متعلق اس سے کیا۔ یہ سوال آج تک مرزائیت کے گلے کا کانٹا بنا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی نے ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ اس میں چھیاسی علماء کو دعوت مناظرہ دی۔ ان میں تاجدار گولڑہ کا نام بھی تھا۔ مناظرہ کا موضوع عربی میں قرآنی آیات کی تفسیر لکھنا قرار پایا۔

حضرت پیر مہر علی گولڑوی نے ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک مکتوب میں مرزا قادیانی کی دعوت مناظرہ قبول کرلی۔ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء لاہور کے مقام پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ حضرت پیر مہر علی گولڑوی کے علاوہ علماء اہلسنت اور دیگر فرقوں کے اکابر جمع ہوگئے۔ بادشاہی مسجد میں بالاتفاق علماء حضرت پیر مہر علی گولڑوی مناظر اسلام مقرر ہوئے۔ بار بار اعلان اور تقاضا کے مرزا نے راہ فرار اختیار کی۔ اس طرح باوجود طلب مناظرہ کے مرزا قادیانی مناظرہ میں نہ خود آیا نہ نمائندہ بھیجا۔ قادیانیوں کو سخت ہزیمت

اٹھانا پڑی

بعد ازاں اس اجتماع سے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری' مولانا محمد حسن فیضی ' مولانا تاج الدین جوہر' مولانا ابو سعید عبدالخالق جہاں خیلاں ' مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی ' مولانا احمد دین .
اور دیگر اکابرین علماء اہلسنّت نے خطاب کیا.

اسی موقع پر اٹھاون علماء (۵۸) اور اٹھائیس اکابر ملت (۲۸) کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کا فرار اور اہل سنت کی فتح کا اشتہار شائع ہوا.

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے اعجاز احمدی کے جواب میں سیف چشتیائی ۱۹۰۲ء میں لکھی (9)

(11) نومبر ۱۹۰۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ پہنچا. اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرنے لگا. حضرت پیر سید جماعت علی شاہ. محدث علی پوری ' نے باوجود علالت کے ایک ماہ سیالکوٹ میں قیام فرمایا. جگہ جگہ خود بھی مرزا کا ردّ فرمایا. علماء کو بلوا کر مرزائیت کے ردّ میں تقریریں کروائیں. علماء اہل سنت کے دلائل سے عاجز آکر مرزا اس کے بعد سیالکوٹ میں داخل ہونے کے قابل نہ رہا. بقیہ زندگی سیالکوٹ کی زمین اس کے لیے تنگ کردی گئی. (۱۰)

(12) مرزا قادیانی پر آخری ضرب کاری' جس سے مرزا جانبر نہ ہوسکا

۲۲ مئی ۱۹۰۸ ء کو حضرت امیر ملت سید جماعت علی نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعتہ المبارک کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج دیا. مرزا لاہور میں موجود تھا. بار بار کے تقاضااور اعلان کے باوجود مرزا سامنے نہ آسکا

حضرت امیر ملت نے ۲۵. ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب پیشین گوئی فرمائی کہ چند ہی دنوں میں مرزا عبرت ناک موت سے دوچار ہوگا. آپ کی پیشن گوئی کے مطابق مرزا آنجہانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ ء قبل دوپہر عبرت ناک موت سے مرکر واصل جہنم ہوا (۱۱)

مرزا قادیانی مجرموں کے کٹہرے میں

علماء و مشائخ اہل سنت نے علمی ' تحقیقی ' تحریری اور تقریری انداز میں ردِّ قادیانیت کے ساتھ ساتھ خود مرزا اور اس کے حواریوں کو ان کی سرپرست گورنمنٹ کی کچہریوں میں مقدمات میں نامزد کیا' کچہریوں کی طرف سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ذلت آمیز رویہ سے دوچار ہونا پڑا. اس طرح عام آدمی ' جو علمی دلائل سے واقفیت نہیں رکھتا اس کے سامنے ان کا پول کھل گیا.اس سلسلہ میں چند مقدمات کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا.

(1) ردِّ مرزا میں سراج الاخبار میں مولانا کرم الدین دبیر' جہلم کے مضامین کے خلاف مرزا قادیانی

کے دست راست اور معتمد حکیم نورالدین بھیروی نے مولانا دبیر پر گورداسپور میں دو مقدمات قائم کیے۔ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء اور ۲۹ جون ۱۹۰۳ء میں دونوں مقدمات میں مولانا دبیر باعزت بری ہوئے۔ ان مقدمات میں مرزا قادیانی خود کچہری میں مجرموں کی طرح پیش ہوتا رہا۔ (۱۲)

(2) شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم نے مولانا کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی پر مقدمہ قائم کیا۔ مدعا علیہما نے جواب دعویٰ میں مرزائیت کو خوب رسوا کیا۔ (۱۳)

(3) ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزائیوں نے کتاب مواہب الرحمن جہلم میں تقسیم کی۔ مولانا کرم الدین دبیر نے مرزا قادیانی اور حکیم فضل الدین بھیروی پر جہلم میں مقدمہ دائر کردیا۔ دو سال مقدمہ چلتا رہا۔ جج نے مرزا قادیانی پر پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین بھیروی پر دوسو روپیہ جرمانہ کا حکم دیا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں پانچ پانچ ماہ کی قید بھی سنائی۔ مولانا دبیر کے بے باکانہ بیانات اور جج کے فیصلہ نے مرزا قادیانی اور اس کی امت کے کس بل نکال دیے۔ (۱۴)

(4) مرزا قادیانی نے اپنے ملفوظات اور الہامات میں جہلم میں بطور مجرم پیش ہونے کا اقرار کیا ہے۔ (۱۵)

۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء بٹالہ میں مرزا قادیانی ایک مقدمہ میں بطور مجرم پیش ہوا۔ (۱۶)

(5) امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری نے مرزائی محمد علی ساکن سنکھترہ ضلع سیالکوٹ کو حضور پر نور سید الابرار ﷺ کی شان میں گستاخی اور مرزا قادیانی کی نبوت باطلہ کے ثبوت پر اپنے ہاتھوں زدوکوب کیا۔ اس پر مرزائی نے آپ کے خلاف مقدمہ قائم کردیا۔ اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے کمال الدین مرزائی کو وکیل بنایا۔ مرزائی وکیل نے پورے وسائل اور دلائل سے کام لیا کہ حضرت امیر ملت کو کچہری میں بطور مدعی علیہ حاضر کرائے مگر اس میں پوری مرزائیت امت کو ناکامی ہوئی۔ امیر ملت مقدمہ میں باعزت بری قرار دیے گئے۔ بعد ازاں مرزائیوں نے اس مقدمہ کو ہائی کورٹ میں دائر کیا مگر انہیں کامیابی نصیب نہ ہوسکی۔ (۱۷)

ردِّ مرزائیت بعد موت مرزا قادیانی ۱۹۵۲ء سے پہلے تک

(ا) علمی محاذ

ردِّ مرزائیت میں علماء و مشائخ اہل سنت نے تحریری طور پر اتنا سرمایہ فراہم کیا جس کا احاطہ دشوار ہے۔ یہ قابل قدر تصانیف اپنے اپنے انداز میں لاجواب ہیں۔ انہیں تصانیف کی برکت سے ایک جہاں کے عقائد محفوظ اور مضبوط رہے۔ اور بہت سے ہوش مند مرزائیوں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔

ان تصانیف میں چند ایک کا تذکرہ اجمالی طور پر درج ذیل ہے۔

(1) اتفاق ونفاق بین المسلمین کا موجب کون ہے۔

مولفہ مولانا قاضی فضل احمد لودہانوی۔ مطبوعہ ۱۳۴۵ھ

(2) الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح
مولفہ بابو محمد پیر بخش۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۲۴ء
(3) افادۃ الافہام
مصنفہ مولانا انوار اللہ خاں حیدر آبادی مطبوعہ حیدر آباد
(4) اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی۔ (دوجلد مکمل)
مصنفہ مولانا مفتی عزیز احمد بدایونی
(5) تازیانہ عبرت
مصنفہ مولانا کرم الدین دبیر مطبوعہ مسلم پریس لاہور ۱۹۳۲ء
(6) تتمہ قادیانی مذہب
مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی۔ مطبوعہ اشرف پریس لاہور
(7) تردید فتویٰ ابوالکلام آزاد و مولوی محمد مرزائی
مرتبہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی ۱۳۴۲ھ
(8) **الجنجات علی السلام فی الذب عن حریم الاسلام**
مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری
(9) جمعیت خاطر
مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی۔ مطبوعہ ۱۳۳۳ھ
(10) الحق المبین
مصنفہ مولانا عبدالغنی ناظم، مطبوعہ حجازی پریس لاہور۔ ۱۳۵۴ھ
(11) حیات عیسیٰ علیہ السلام
مولفہ مولانا مہرالدین جماعتی۔ مطبوعہ لاہور
(12) ختم نبوت
مصنفہ مولانا محمد ایوب کراچی
(13) ختم نبوت
مصنفہ مولاناابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں۔
(14 رسالہ خاتم النبیین
مصنف مولانا غلام مہر علی
15) سیف رحمانی علی راس القادیانی
مصنفہ مولانا غلام جان ہزاروی غیر مطبوعہ

(16) السیوف الکلامیہ لقطع الدعاوی الغلامیہ

مصنفہ مولانا مفتی عبدالحفیظ قادری بریلوی۔ مطبوعہ صابر الیکٹرک پریس لاہور

(17) الصارم الربانی علیٰ کرشن قادیانی

مصنفہ مولانا مفتی محمد صاحبداد خاں

(18) ظہورِ صداقت ردِّ مرزائیت

مصنفہ پیر ظہور احمد شاہ جلال پوری

(19) عقب آسمانی بر مرزائے قادیانی

مصنفہ مولانا نورالحسن سیالکوٹی

(20) قادیانی فتنے کا ارتداد

مصنفہ قاری احمد پیلی بھیتی۔ (غیر مطبوعہ)

(21) قادیانی قول و فعل

مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی۔ مطبوعہ اشرف پریس لاہور

(22) قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ہردو خصص

مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی۔ حیدر آباد

(23) القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح

مصنفہ مولانا مفتی محمد امیر علی خاں۔ مطبوعہ ملتان

(24) القول الفصیح فی قبر المسیح

مصنفہ مولانا فیض احمد اویسی۔ مطبوعہ بہاولپور

(25) قہریزدانی بر سردجال قادیانی

مصنفہ پیر ظہور شاہ جلال پوری

(26) قہریزدانی بر قلعہ قادیانی

مصنفہ مولانا نظام الدین ملتانی

(27) کذاب قادیان

مصنفہ مولانا مشتاق احمد چشتی۔ مطبوعہ راولپنڈی

(28) کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟

مصنفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی۔ غیر مطبوعہ

(29) مخزن رحمت بر قادیانی دعوت

مصنفہ قاضی فضل احمد لودھیانوی۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۴۵ھ

(30) مرزا قادیانی کی حقیقت
مصنفہ مولانا ضیاء اللہ قادری۔ مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۷۵ء
(31) مرزائی حقیقت کا اظہار
مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
(32) مرأۃ (عربی)
مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
(33) THE MIRRIOR (انگریزی)
مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
(34) مرزائی حقیقت کا اظہار (بزبان ملائیشیا)
مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
(35) مرزائی نامہ
مصنفہ مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش
(36) معیار المسیح
مصنفہ مولانا خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی۔ مطبوعہ ۱۳۲۹ھ
(37) مقدمہ قادیانی مذہب
مصنفہ پروفیسر الیاس برنی مطبوعہ لاہور
(38) مقیاس نبوت
مصنفہ مولانا محمد عمر اچھروی مطبوعہ لاہور
(39) نیام ذوالفقار بر گردن خاطی مرزائی فرزند علی
مصنفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ
(40) خلاصہ فوائد فتاویٰ
افاضات امام احمد رضا بریلوی۔ مطبوعہ بریلی ۱۳۲۴ھ
(41) الصوارم الہندیہ
مولفہ مولانا حشمت علی لکھنوی
(42) الکاویہ علی الغاویہ (دو جلد عربی اور اردو علیحدہ علیحدہ)
مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری
(43) الظفر رحمانی
مصنفہ قاضی غلام مرتضیٰ

(44) مرزائیت بر تبصرہ
مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
(45) قادیانی مذہب کا فوٹو
مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
(46) فتویٰ جواز سوشل بائیکاٹ
مرتبہ مولانا منظور احمد ہاشمی
(47) بائیکاٹ کی شرعی حیثیت
مرتبہ مولانا مفتی محمد امین، فیصل آباد
(48) ردّ مرزا قادیانی (غیر مطبوعہ)
مصنفہ خواجہ محمد ابراہیم مجددی
(49) ختم المرسلین
مصنفہ مولانا مظہر الدین رمداسی
(50) اسلام اور قادیانیت
مصنفہ علامہ محمد اقبال مطبوعہ (۲ جون ۱۹۳۳ء)
(51) اسلام اور احمدیت
مصنفہ علامہ محمد اقبال مطبوعہ (۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)
(52) ختم نبوت (بزبان انگریزی)
مصنفہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
(53) حیات مسیح
مصنفہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
(54) ہدایت الرشید للغوی المرید
مصنفہ سید حبیب اللہ قادری
(55) ختم نبوت
مصنفہ سید ابوالحسنات شجاع الدین
(56) تکذیب مرزا بزبان مرزا مولفہ سید محمد ولی اللہ
(57) سیف درگاہی بر گردن مرزائی مصنفہ مولانا احمد دین درگاہی
(58) جماعت احمدیہ کا صریح مغالطہ
مصنفہ سید محمد القادری

(59) مرزائیوں کے عقائد
مصنفہ مولانا عبدالقدیر بدایونی
(60) قادیانی دعوت پر ہمارے استفسارات
مولفہ قاری محمد تاج الدین
(61) قادیانی مرزاجی کی کہانی
مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
(62) قادیانی کے احکام
مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
(63) خاتم النبیین مصنفہ مصباح الدین
(64) کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
(65) مرزا مرد ہے یا عورت مصنفہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری
(66) ایک حقیقت جس سے انحراف ناممکن ہے؟ مولفہ ڈاکٹر خواجہ محمد شوکت علی
(67) قادیانی کذاب: (۱۹۵۳ء) مصنفہ مفتی رفاقت حسین بریلوی (19)

(ب)
عملی کاوشیں بسلسلہ ردِ مرزائیت، مرزا قادیانی کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

(۱) مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا
(۲) ۔ ۴ نومبر ۱۹۲۶ء عدالت منصفی احمد پور شرقیہ نے ایک قادیانی کے خلاف سنی مدعی کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعی علیہ مرزائی ہونے کی وجہ سے مرتد ہوچکا ہے اس لئے مرتد کا نکاح سنی عورت سے باقی نہیں۔
(۳) ۳ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ/ ۷ فروری ۱۹۳۵ء ڈسٹرکٹ جج بہاول پور نے سنی مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعی علیہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مرتد ہوچکا ہے۔ للذا یہ نکاح باقی نہیں رہا۔
(۴) ۳ جون ۱۹۵۵ء ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی نے مدعیہ امتہ الکریم (قادیانیہ) کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے مدعی علیہ (مسلمان) کے حق میں فیصلہ دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔
(۵) ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء میں سول جج جیمس آباد جناب محمد رفیق گریچہ نے فیصلہ دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ نیز سنی عورت سے قادیانی مرد کی شادی غیر قانونی ہے۔

(ج)

چند مناظرے اور مباحثے بسلسلہ ردِّ مرزائیت' مرزا قادیانی کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

(۱) ۱۴' ۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء کو مفتی غلام مرتضیٰ' میانی ضلع شاہ پور کا حکیم نورالدین قادیانی سے ابراہیم نامی قادیانی کے مکان پر مناظرہ ہوا۔ حکیم نورالدین قادیانی پورے مناظرے میں لاجواب اور مبہوت رہا۔

(۲) ۱۹' ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کا جلال الدین شمس قادیانی سے مقام ہریا' ضلع گجرات ایک تاریخی مناظرہ ہوا۔ قادیانی خائب وخاسر رہا۔

(۳) قیام پاکستان سے قبل' جگ سکانوں ضلع بدایوں میں شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد نے مرزائی مناظر سے کامیاب مناظرہ کیا۔ مرزائی مناظر لاجواب وخائب بھاگا۔

(۴) قیام پاکستان سے قبل 'مولانا عبدالرشید رضوی (طالب علم منظر اسلام' بریلی) جھنگوی کا حیات مسیح کے موضوع پر بریلی میں مرزائی مناظر سے مناظرہ ہوا۔ مناظرہ کے بعد مرزائی کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔

(۵) قیام پاکستان سے قبل 'دیال گڑھ' ضلع گورداسپور میں مولانا محمد سردار احمد کا مرزائی سے مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائی مناظر کو عبرت ناک ہزیمت ہوئی۔

(د)

تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء

قیام پاکستان کے بعد جب کہ نوزائیدہ مملکت ابھی پوری طرح مستحکم بھی نہ ہونے پائی تھی' مرزائیوں نے پورے ملک وملت کے خلاف سازشوں کا جال بچھادیا۔ صوبہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے منصوبے بننے لگے۔ اندریں حالات درد مندان ملک وملت نے اس نازک صورت حال کے پیش نظر فتنہ مرزائیت کے انسداد کے لئے ملک گیر تحریک چلائی۔ اس تحریک میں سوائے مرزائیوں کے سبھی مکتب فکر کے اکابر واصاغر نے حصہ لیا۔ مگر قیادت اور موثر قوت اہل سنت کی تھی۔

اوائل دسمبر ۱۹۵۲ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء و زعماء نے مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری کو اپنا متفقہ قائد تسلیم کرلیا۔

اس تحریک کے تین بنیادی مطالبات تھے۔

ظفراللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔

مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کی جائے۔
حضور خاتم النبیین کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کیا جائے۔
اس تحریک میں ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو حکومت وقت سے مطالبات پیش ہوئے۔ ۲۴، ۲۵ فروری کو علماء اور زعماء کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا۔
علامہ ابو الحسنات قادری اور دیگر قائدین کی کراچی میں گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خاں نیازی نے تحریک کو باحسن طریق ــــ چلایا۔ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو مارشل لاء لگادیا گیا۔ مولانا نیازی اور دیگر علماء کو گرفتار کرلیا گیا۔ مقدمات فوجی پنچوں میں چلائے گئے۔ مولانا نیازی اور مولانا خلیل احمد قادری کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ یہ سزا بعد میں عمر قید میں تبدیل ہوگئی۔ مگر ان مجاہدین کے عزم صادق کی بدولت یہ سزا معاف ہوگئی۔
اس تحریک میں اہل سنت کے جن علماء اور زعماء نے حصہ لیا۔ اس کی فہرست طویل ہے۔ صرف چند اسماءِ گرامی کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری۔ — مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی
مولانا سید خلیل احمد قادری۔ — مولانا محمد ابراہیم چشتی
مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری۔ — مولانا اعجاز ولی خاں رضوی
مولانا مفتی محمد امین بدایونی۔ — مولانا عبدالحامد بدایونی
مولانا سید احمد سعید کاظمی۔ — مولانا محمد سردار احمد
مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری۔ — مولانا عبدالغفور ہزاروی
مولانا غلام دین لاہور۔ — مولانا غلام محمد ترنم
مولانا سید فتح علی کھروٹہ سیداں۔ — مولانا فریدالدین بھوئی
مولانا حسن جان۔ — مولانا مفتی محمد مظفر احمد دہلوی
مولانا مفتی صاحبداد خان۔ — مولانا خواجہ محمد قمرالدین سیالوی
مولانا شاہ احمد نورانی۔ — مولانا سید محمود احمد رضوی
خواجہ غلام محی الدین گولڑوی۔ — پیر غلام مجدد سرہندی
صاحبزادہ فیض الحسن۔ — مولانا محمد بخش مسلم
مولانا مفتی محمد حسین نعیمی۔ — مولانا سید محمود شاہ گجراتی
مولانا سید محمد جلال الدین نقشبندی — مولانا احمد دین درگاہی
مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑی (۲۰)

(۵)
تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء (قادیانیت پر ضرب کاری)

حسب فطرت قادیانیت **وقتاً فوقتاً** سر اٹھاتی رہی۔ علماء و زعماء کی ضربوں سے وقتی طور پر دب جاتی رہی۔ مگر ۱۹۷۴ء میں سیاسی ابتری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کے عزائم پھر کھل کر سامنے آئے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلباء پر قادیانیوں نے فائرنگ کرکے اپنے عزائم کو واضح کردیا۔ اس واقعہ سے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ اس مرتبہ بھی تمام مکاتب فکر نے ایک ہی پلیٹ فارم سے تحریک چلانے کا عزم کیا۔ مرکزی مجلس عمل کے صدر مولوی یوسف بنوری اور جنرل سیکرٹری مولانا سید محمود احمد رضوی منتخب ہوئے۔ مجلس کی پکار پر عوام نے قادیانیت پر آخری فیصلہ کن وار کرنے کا عزم کرلیا۔ اس تحریک کو منظم کرنے میں علماء و مشائخ اہل سنت نے نمائندہ کردار ادا کیا۔ پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کی بے لوث قیادت نے اس تحریک میں جان پیدا کردی۔ قومی اسمبلی میں جن سنی زعماء نے بھرپور کردار ادا کیا ان میں:

علامہ شاہ احمد نورانی — مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری
مولانا سید محمد علی رضوی — مولانا محمد ذاکر

اور مولانا مفتی ظفر علی نعمانی ممتاز ہیں۔

نوجوانان انجمن طلباء اسلام

انجمن طلبأ اسلام کے نوجوانوں میں:

مولانا محمد اقبال اظہری، خالد حبیب الٰہی، محمد خاں لغاری، رانا لیاقت،
قاری عطاء اللہ، سید محمد سفدر شاہ، عبدالرحمٰن مجاہد، محمد تقی، نذیر احمد غازی
راؤ ارتضیٰ اشرفی، سید رضوان خلیل، افضال قریشی، عبدالستار غازی
حاجی محمد حنیف طیب اور ان کے ساتھیوں نے اس تحریک میں ہراول دستہ کا کام کیا۔

سینکڑوں علماء و مشائخ اہل سنت نے قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ چالیس کے قریب افراد نے عظمت تاجدار ختم نبوت کی خاطر جام شہادت نوش کیا۔ قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرار داد کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں گروہوں (لاہوری، قادیانی) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

قرار داد پاس کرنے سے پہلے مرزائیوں کے دونوں گروہوں کے قائدین کو صفائی کا موقع دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرار داد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے پیش کی تھی۔

اس طرح مسلمانوں کا ایک اہم مطالبہ منظور کر لیا گیا۔
اس تحریک کی موثر قیادت اور افرادی قوت علماء اور مشائخ اہل سنت ہی ہیں۔
الحمدللہ علیٰ ذلک

استدراک

چلتے چلتے آخر میں ایک مغالطہ کا ازالہ کرنا مقصود ہے۔ اور تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی بھونڈی کوشش کو بے نقاب کرنا ہے۔ ردِّ مرزائیت میں علماء و مشائخ اہل سنت کی مساعی جمیلہ کو ایک نظر دیکھ لینے سے اگرچہ اس مغالطہ کی کوئی حقیقت نہیں رہتی تاہم واضح الفاظ میں اس ——— کا ذکر اور اس کی حقیقت کا اظہار کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔
"مجلس احرار" ' دیو بندیوں کی مجلس تحفظ ختم نبوت اور علماء اہل حدیث کی طرف سے بار بار اس مغالطہ کو دہرایا جاتا ہے کہ ردِّ مرزائیت میں ہم ہی مرد میدان ہیں۔ علماء اہل سنت نے اس سلسلہ میں کوئی کام نہیں کیا۔ جناب مولوی محمد حنیف یزدانی قصوری خطیب جامع مسجد اہل حدیث چیچا وطنی لکھتے ہیں۔
"ہم بڑے ادب کے ساتھ تمام علماء و مشائخ بریلویہ کی خدمت عالیہ میں سوال کرتے ہیں کہ کیا بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضاخاں صاحب نے کوئی کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاویٰ کی تردید اور دلائل کے ابطال میں لکھی ہے؟ اگر لکھی ہے تو ہمیں بھی اس کی زیارت کرائی جائے۔ اور اگر نہیں لکھی تو بات بالکل ظاہر ہے کہ جناب مولوی احمد رضاخاں بریلوی کا کس گروہ سے تعلق ہے اور وہ کن لوگوں کی سرپرستی میں علمائے حق پر کفر کی مشین چلاتے رہے۔"

مختلف العقائد علماء کی ردِّ مرزائیت میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی محمد حنیف یزدانی مذکور لکھتے ہیں۔ "(ردِّ مرزائیت میں) بزرگان دیوبند کی خدمات کا سلسلہ بعد میں شروع ہوتا ہے، لیکن بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں۔ حالانکہ بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود و امام مہدی دونوں کا زمانہ ایک ہے۔"
جماعت اہل حدیث کے ترجمان جناب احسان الٰہی ظہیر نے کذب بیانی کا ریکارڈ توڑ دیا۔ وہ اپنی کتاب "البریلویہ" (بزبان عربی) میں امام احمد رضا کو مرزائیوں اور شیعوں میں شمار کرتے ہیں۔ ———

ناظرین باتمکین!
ذرا غور کیجئے کہ مجلس احرار (جس کا اب نام مجلس تحفظ ختم نبوت ہے) آج کل (بظاہر) تحریک ختم نبوت میں سرگرم عمل ہے اور مختلف دعاویٰ میں ردِ قادیانیت میں اپنی اولیت اور اولویت ثابت کرتی ہے درحقیقت ۱۹۳۳ء میں بنی۔ اس وقت سے انہوں نے قادیانیت کا رد شروع کیا۔ (۲۴)
تحریک قیام پاکستان میں مجلس احرار کا کردار مورخین پر واضح ہے۔ اس جماعت نے ہندو کانگرس سے بڑھ کر نظریہ پاکستان اور قیام پاکستان کی مخالفت کی۔ پاکستان بن جانے کے بعد اس کی حیثیت مسلمانوں میں جو تھی وہ سب پر عیاں ہے۔ اپنی خفت کو مٹانے اور کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے لئے مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کو اپنی سرگرمیوں کے لئے منتخب کیا۔ تاکہ تحریک پاکستان میں مسلمانوں کی مخالفت کا داغ ان کے چہروں سے مٹ سکے۔

حضرات!
گزشتہ صفحات میں بیان شدہ حقائق اس امر کی تائید کرتے ہیں اور آپ بھی اس کی تائید فرمائیں گے کہ:

(۱) امام احمد رضا بریلوی کی دس تصانیف جلیلہ مستقل طور پر ردِ مرزائیت میں قادیانی کی زندگی میں طبع ہو کر لاجواب ہوئیں۔

(۲) علماء و مشائخ اہل سنت کی دو درجن سے زائد تصانیف ردِ مرزائیت میں مرزا قادیانی کی زندگی میں طبع ہوئیں۔ مرزا اور اسکے ہم نوا ان کے جواب سے عاجز رہے۔

(۳) حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری اور دیگر علماء و مشائخ کے مناظرے اور مباہلے مرزا قادیانی کے ساتھ ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا کی عبرت ناک موت جس مباہلے سے ہوئی وہ مباہلہ اہل سنت کے علماء و مشائخ نے کیا۔ اسی کے نتیجے میں مرزا قادیانی اپنے انجام کو پہنچا۔

(۴) پنجاب میں مرزا پر سب سے پہلا فتویٰ کفر لگانے والا مرد حق مولانا غلام قادر بھیروی سنی عالم دین تھے۔

(۵) مرزائی اور سنی کے درمیان تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتنے والا مرد مومن مولانا نواب الدین سنکوہی رمدا۔ (والد حافظ مظہر الدین) سنی تھا۔

(۶) انگریزی کاشتہ پودے مرزا قادیانی کو انگریزی کچہری میں مقدمہ میں ملوث کرنے اور پھر اس کی ذلت کی خاطر اس پر جرمانہ ادا کرانے والے مرد مجاہد مولانا ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی؛ مصنف حدائق سنی حنفی تھے۔

(۷) مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو ان کے ارتداد کے باعث بالمشافہ ان سے ذلت آمیز سلوک والے علماء و مشائخ سنی تھے۔

(۸) اخبارات و رسائل میں مرزا قادیانی مدعی نبوت کی زندگی میں مضامین لکھنے والے سنی مدیران تھے۔

(۹) مرزا قادیانی کو اس کی زندگی میں علمی دلائل سے عاجز کردینے والے علماء سنی تھے۔

(۱۰) مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ سامنے آنے کے دن سے قیام پاکستان تک ستر سے زائد سربر آوردہ علماء و مشائخ اہل سنت نے اس کی موثر تردید فرمائی

(۱۱) ردّ مرزائیت میں ایک سو سے زیادہ ضخیم کتابیں' عربی' اردو ' انگریزی' زبانوں میں شائع ہو کر لاجواب رہیں' یہ تصانیف علمائے اہل سنت کی تھیں۔

(۱۲) ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت تحریک میں تمام مکاتب فکر کے علماء وزعماء نے مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کو مجلس عمل کا متفقہ صدر منتخب کیا۔ یہ سنی حنفی تھے۔

(۱۳) ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ـــــــ کے دوران مارشل لاء کی طرف سے جن مجاہدین کو سزائے موت سنائی گئی ان میں مولانا محمد عبدالستار خان نیازی اور مولانا سید خلیل احمد قادری سنی تھے۔

(۱۴) ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قانون ساز قومی اسمبلی نے جس قرار داد کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔اس قرار داد کے پیش کرنے والے مولانا شاہ احمد نورانی سنی حنفی ہیں

(۱۵) ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریکوں میں موثر انداز میں سرگرم عمل رہنے والے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والوں کی اکثریت سنی علماء و عوام کی ہے۔

قارئین کرام!

عقیدت کی رو سے نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر آپ فیصلہ کریں کہ مجلس احرار ' مجلس تحفظ ختم نبوت' علماء اہل حدیث وغیرہ کی طرف سے عائد کردہ مذکورہ مغالطہ میں کتنی حقیقت ہے۔ کیا یہ عناد تو نہیں یا جہالت محض یا یہ الزام کہ:

"بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں"

تاریخ کا بدترین جھوٹ ہے ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغؔ نام نہیں

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ وخاتم مرسلہ وآلہ و صحبہ وعلماء ملتہ وبارک وسلم

ظفر علی خاں
بنام مرزا قادیانی

نبوت مجھے بخشی انگریز نے ‌ ‌ ‌ یہ پودا اُسی کا ہے خود کاشتہ
پلومر کی بھٹی سلامت رہے ‌ ‌ ‌ ہے جس کی صبوحی مرا ناشتہ
کنہیا بھی ہوں اور مہدی بھی ہوں ‌ ‌ ‌ ہے دونوں کی عزت مری داشتہ
دکھائے نہ توحید آنکھیں مجھے ‌ ‌ ‌ کہ تثلیث ہے پرچم افراشتہ
یہ ہی ٹیچی ٹیچی[1] کی بر وقت "سچ"
جو ہے میری تھیلی زر انباشتہ

رنگون ۵ ستمبر ۱۹۳۶ء

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی کا فرشتہ خاص جو تنت کے وقت آسمانِ قادیاں سے اتر کر ان کی جیب روپے اندنوٹوں سے بھر دیا کرتا تھا۔ (۲۵)

حوالہ جات

(۱) تذکرہ علماء اہل سنت لاہور مولفہ اقبال احمد فاروقی
(۲) کشف الحقائق ص ۸۸
(۳) مہر منیر مولفہ مولانا فیض احمد فیضی
(۴) محدث اعظم پاکستان مولفہ محمد جلال الدین قادری جلد دوم ص ۸۰
(۵) ایضاً ص ۸۱
(۶) ایضاً ص ۸۱، ۸۲
(۷) اکابر اہل سنت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ص ۷۳
(۸) تذکرہ مشائخ چشت ص ۲۴۴
(۹) تذکرہ اکابر اہل سنت مولفہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ص ۷۱
(۱۰) مہر منیر، مصنفہ مولانا فیض احمد فیضی، ص ۲۰۳ تا ۲۵۷
(۱۱) سیرت امیر ملت، ص ۲۴۵
(۱۲) سیرت امیر ملت، مرتبہ اختر حسین جماعتی ص ۲۴۶ تا ۲۴۹
(۱۳) تازیانہ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پریس لاہور ص ۴۵
(۱۴) ایضاً
(۱۵) ایضاً
(۱۶) ملفوظات احمدیہ جلد چہارم ص ۳۰۲، ۳۲۵، ۳۹۶، ۴۰۷
(۱۷) ملفوظات احمدیہ جلد چہارم ص ۱۷۴ تا ۱۸۰
(۱۸) سیرت امیر ملت، مولانا پیر سید اختر حسین جماعتی ص ۶۵۰
(۱۹) نوٹ: ردِ مرزائیت کے لئے اُن کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے:
(الف) المجمل المعدد لتالیفات المجدد: مولانا ظفرالدین بہاری
(ب) تازیانہ عبرت: مولانا کرم الدین بھین
(ج) مرآۃ التصانیف: مولانا عبدالستار سعیدی
(د) ماہنامہ ضیائے حرم (ختم نبوت نمبر) دسمبر ۱۹۷۴ء

(۲۰) تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی تفاصیل، سرگرمیوں اور علماء و مشائخ کی قربانیوں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: منیر کمیشن رپورٹ، تحریک ختم نبوت مولفہ شورش کاشمیری اور تذکرہ اکابر اہل سنت مولفہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۲۱) مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث: مولفہ مولوی محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیریہ چیچا وطنی (۱۹۶۷ء) ص ۱۸

(۲۲) ایضاً - ص ۱۶

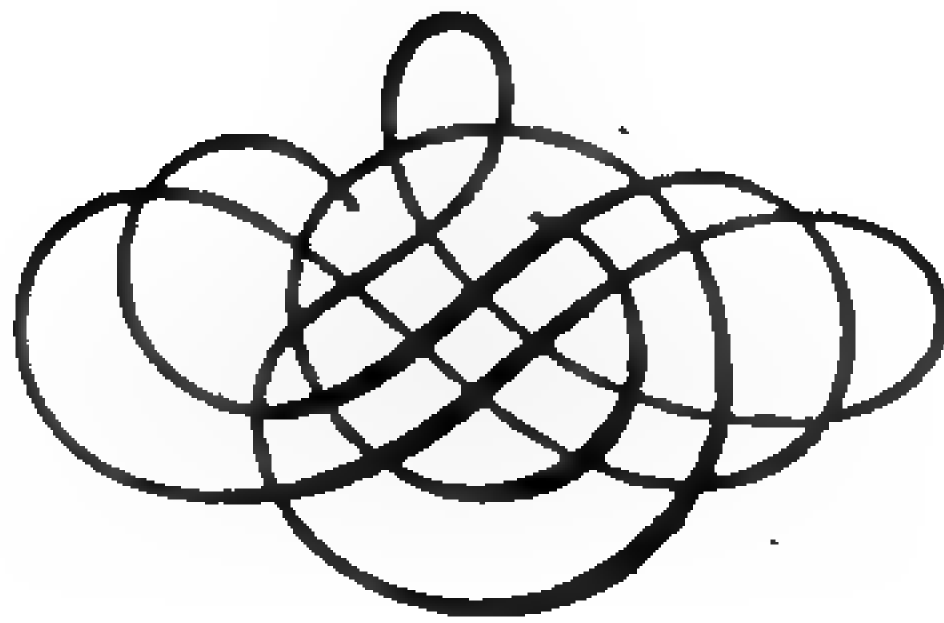
(۲۳) البریلویہ

(۲۴) تحریک ختم نبوت مولفہ شورش کاشمیری - ص ۷۵

(۲۵) چمنستان از ظفر علی خاں مطبوعہ لاہور ۱۹۴۴ء - ص ۲۵

(۲۶) تذکرہ اکابر اہل سنت، مرتبہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور

(۲۷) تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت، لاہور مولفہ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی



ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

(تحریکِ پاکستان کا ایک ناقابلِ فراموش باب)

ہفت روزہ "فیملی میگزین" لاہور
شمارہ ۱۵ تا ۲۱۔ فروری ۱۹۹۸ء کا تبصرہ

مولانا ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

مرتب: محمد جلال الدین قادری

برصغیر میں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے بعد جمعیت العلمائے ہند کے قائدین کانگرس پارٹی سے اور خصوصاً گاندھی جی کی شخصیت سے اس قدر مرعوب بلکہ مسحور ہو چکے تھے کہ ان کو مسیحا خیال کر کے ان کے ہر حکم اور خیال کی تائید کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ تاریخ شاہد ہے کہ بڑے بڑے نامور اور عالم و فاضل علماء نے گاندھی جی کی قیادت کو جزو ایمان سمجھ لیا تھا اور ان کی مکارانہ ذہنیت کے مطابق ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعرے لگانے میں مصروف تھے۔ سیکولر سوچ اور اس کے پردے میں سوچی سمجھی سازش کے مطابق مسلمانوں کو دین اور مذہب سے دور کرنے کی کوشش بہت حد تک کامیاب ہو چکی تھی جس کی وجہ سے برصغیر میں مسلمانوں کا ملی تشخص بھی خطرے میں پڑ گیا تھا کیونکہ نیشنلسٹ علماء بھی کانگرس کے سحر میں مبتلا ہو کر مسلمانوں کو ہندو قومیت کا ایک حصہ قرار دینے لگے تھے حالانکہ اس کے پردے میں شاطر ہندو ذہن مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنانے کی چالیں چل رہا تھا' لیکن علماء کا ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو اس سے اتفاق نہیں کرتا تھا اور ہندو سازش کو بھانپ گیا تھا۔ انہوں نے جب اس سازش کا پردہ چاک کرنے کی کوشش کی تو نیشنلسٹ علماء نے مولانا ابوالکلام کی زیر قیادت مزاحمت کا راستہ اختیار کیا۔ پریس پر بھی ہندو کا قبضہ تھا اس لئے کانگرس کے نظریات کا پرچار کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جا رہا تھا ایسے میں مسلمان علماء کا ایک طبقہ اس شرارت کو روکنے کے لئے سینہ سپر ہو گیا۔ اور دونوں مکاتب فکر کے علماء کے مابین بحث و مباحثہ اور مذاکروں کا سلسلہ شروع ہو گیا جس میں بالآخر مخالف عناصر کو شکست اٹھانی پڑی اور مسلمانان ہند کو ہندو کی سازشی ذہنیت کے بارے میں آگاہی ہوئی۔ اس اعتبار سے زیر نظر کتاب نہ صرف ایک تاریخی دستاویز ہے بلکہ اسے تحریک پاکستان کا ایک ناقابل فراموش باب بھی کہا جا سکتا ہے۔

محمد جلال الدین قادری نے ان خطبات تقاریر اور تحریروں کو تین حصوں میں ترتیب دیا ہے جس میں تین مختلف ادوار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تحریک پاکستان کے حامیوں کے لئے اس کا مطالعہ مفید اور معلومات آفریں ہو گا اور انہیں احساس ہو گا کہ قیام پاکستان کی راہ میں حائل کیا کیا رکاوٹیں تھیں اور انہیں کیسے دور کیا گیا۔ مکتبہ رضویہ ملتان روڈ لاہور نے یہ کتاب شائع کی ہے۔ قیمت 75 روپے ہے۔ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

(حصہ دوم)

ایک جھلک

- جہادِ آزادی سے قیامِ پاکستان تک ـــــ ایک جائزہ
- تحریکِ ترکِ مُوالات کے نتائج اور اثرات
- ہندو مُسلم خطرناک اِتّحاد
- تحریکِ ترکِ مُوالات میں فاضل بریلوی، علامہ اقبال، اور جناح کا کردار
- جمعیتُ العُلَمائے ہند کی اِفترا پردازیاں
- جمعیتُ العُلَمائے ہند کے ترجُمان جرائِد میں جعلی خطُوط کی مُہم
- حصۂ اوّل پر بعض اہلِ علم اور دانشور حضرات کی آراء

درس عمل

۱۔ فرائض اور واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے

۲۔ فریضہ نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ کو تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

۳۔ خوش اخلاقی' حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنایئے۔

۴۔ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

۵۔ قرآن پاک کی تلاوت کو روزانہ کا معمول بنایئے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کے لئے کلام پاک کا اردو ترجمہ کنزالایمان پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔ قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ مولانا پروفیسر محمد حنیف فاطمی کا طلب کیجئے۔

۶۔ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے امام احمد رضا قادری بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔

۷۔ فاتحہ' میلاد' عرس شریف اور گیارھویں شریف کی تقریبات میں کھانے' شیرنی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

۸۔ اہل سنت کے لٹریچر کو شائع کر کے عام کیجئے۔

Qadiyani Fitna Aur 'Ulam'-e-Haq

Muhammad Saeed Ahmad
Islamic Foundation of North America



Unique Islamic Centre in U S A.

Madrasa Tajweed al-Qur'an

Rahman Mosque

Founder & Organizer

Pir Dr. Muhammad Ghufran Siddiqui

112-Morris Street, Jersey City-7302 USA
Tel: 201-307-0732 & 201-432-3653